عوامی شرکت پائیدار ترقی

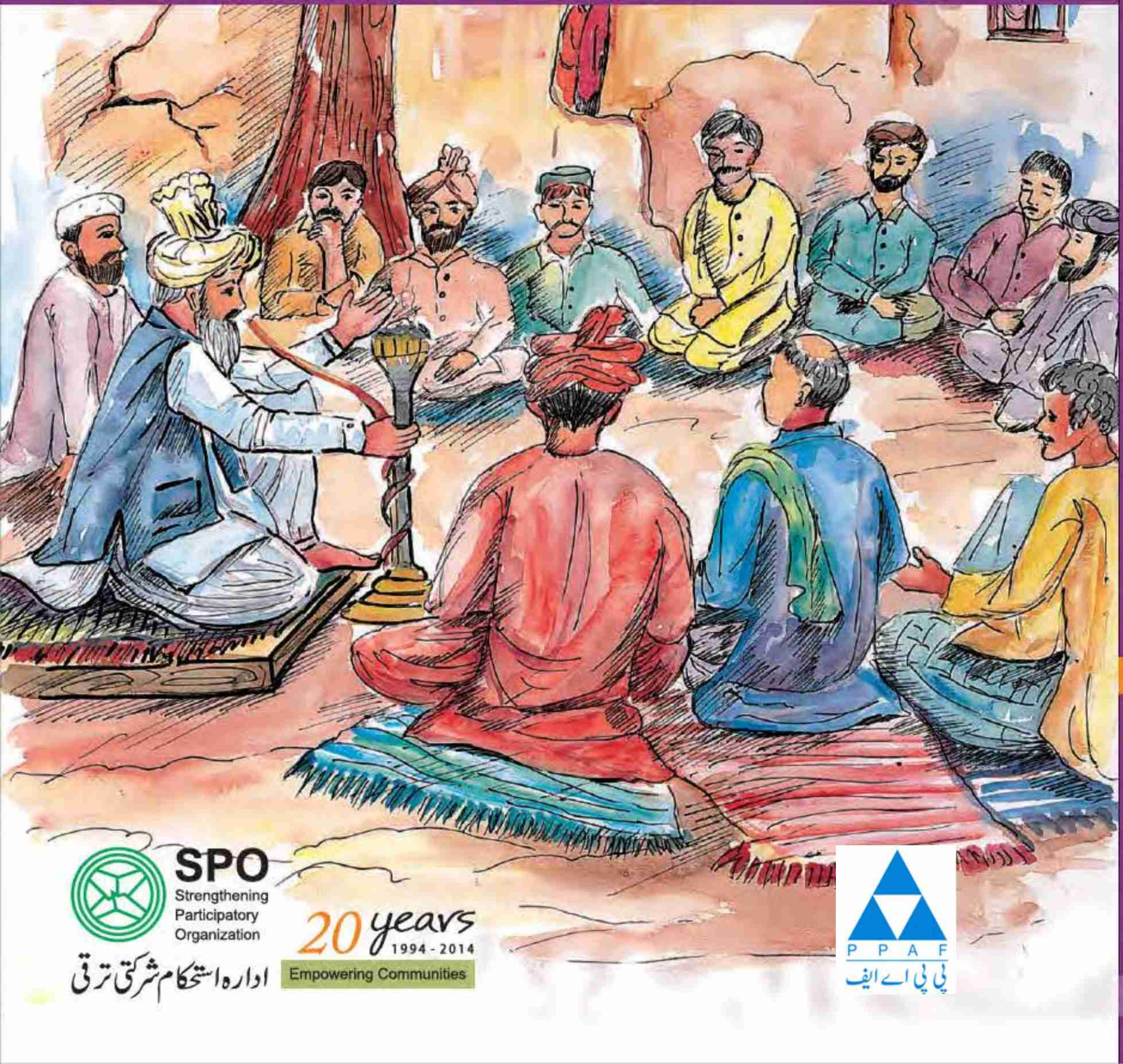

SPO Strengthening Participatory Organization

ادارہ استحکام شرکتی ترقی

20 years 1994 - 2014

Empowering Communities

PPAF

پی پی اے ایف

SPO Strengthening Participatory Organization

ادارہ استحکام شرکتی ترقی

20 years 1994 - 2014

Empowering Communities

ایس پی او نیشنل سینٹر

مکان نمبر 9، گلی نمبر 51، E-11/3، اسلام آباد

فون: 2104680, 2104679, 2104677, 051-111 357 111 فیکس: 051-2112787

www.spopk.org info@spopk.org

بلوچستان

ایس پی او کوئٹہ

مکان نمبر A-58، نزد پاک جاپان کلچرل سنٹر

جناح ٹاؤن، کوئٹہ

فون: 081-2863701 فیکس: 081-2863703

ای میل: quetta@spopk.org

ایس پی او تربت

چینی روڈ، تربت

فون: 0852-412333

فیکس: 0852-413884

ای میل: turbat@spopk.org

پنجاب

ایس پی او ملتان

مکان نمبر 340, 339، بلاک ڈی، شاہ رکن عالم کالونی

ملتان

فون: 061-6772995 فیکس: 061-6772996

ای میل: multan@spopk.org

ایس پی او لاہور

مکان نمبر A-76 شیر شاہ بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن

لاہور

فون: 042-35863211 فیکس: 042-35863213

ای میل: lahore@spopk.org

سندھ

ایس پی او حیدرآباد

پلاٹ نمبر 158/2، عقب محمد عثمان ڈیپلائی سکالر اکیڈمی

علمدار چوک، گرڈ اسٹیشن، قاسم آباد، حیدرآباد

فون: 022-2654725 فیکس: 022-2652126

ای میل: hyderabad@spopk.org

ایس پی او کراچی

G-22, B/2، پارک لین

کلفٹن بلاک نمبر 5، کراچی

فون: 021-35836213 فیکس: 021-35873794

ای میل: karachi@spopk.org

خیبر پختون خوا

ایس پی او پشاور

مکان نمبر 15، گلی نمبر 1، سیکٹر N-4، فیز 4

حیات آباد، پشاور

فون: 091-5811792 فیکس: 091-5813089

ای میل: peshawar@spopk.org

ایس پی او ڈیرہ اسماعیل خان

مکان نمبر 2، قاسم روڈ،

نزد قادر سکول، ڈیرہ اسماعیل خان

فون: 0966-713231 فیکس: 0966-733917

ای میل: dikhan@spopk.org

آزاد کشمیر

ایس پی او مظفر آباد

مکان نمبر D-133، گلی نمبر 17، اپر چھتر، مظفر آباد

فون: 05822-434432

فیکس: 05822-434415

ای میل: muzaffarabad@spopk.org

978-969-8699-30-6

ایس پی او کمپنیز آرڈیننس 1984 کی دفعہ 42 کے تحت سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (کارپوریٹ لاء اتھارٹی) سے منظور شدہ ہے۔ ادارے کو انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کی دفعہ 2(36) کے تحت استثنٰی بھی حاصل ہے۔

عوامی شر !*پGار ت قی

فہرست

پیش لفظ	5
پانی تک رسائی	6
میرے گاؤں میں اُجالے آئے	10
آیئے مل کر سوچیں	13
مسائل کا شعور اور مشاورتی عمل	16
مسائل کا حل باہمی عمل میں پنہاں ہے	19
پکے ارادے سے پکی سڑک کی تعمیر	22
جب ہم نے مل کر بند تعمیر کیا	25
پانی زندگی ہے	28
پکی سڑک کی تعمیر نے ہماری زندگی بدل دی	31
غربت کے خاتمے کے ذریعے تبدیل ہونے والی زندگیاں	33
کامیاب مثالیں	36
کوششیں رنگ لاتی ہیں	38
باہمی عمل سے راہیں نکلتی ہیں	41
غربت میں کمی: مہارت کے ذریعے	44
مشترکہ سوچ، باہمی عمل کی ضمانت ہے	46
تعلیم کے بغیر معاشرے میں ترقی ممکن نہیں	48
مشترکہ قوت کا ادراک	51

پیش لفظ

تحصیل شاہبندر ضلع ٹھٹھہ صوبہ سندھ کی پسماندہ ترین تحصیل ہے جہاں لوگوں کو بنیادی سہولیات میسر نہیں ہیں جن میں پینے کا صاف پانی، گاؤں میں پختہ سڑکیں، بجلی اور رابطہ پُلیاں وغیرہ شامل ہیں۔ ادارہ استحکام شرکتی ترقی (ایس پی او) نے اِن مسائل کا ادراک کرتے ہوئے پاکستان پاورٹی ایلویشن فنڈ (پی پی اے ایف) کے ساتھ مل کر سماجی تبدیلی اور ترقی کے سفر کا آغاز کیا۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ایس پی او نے شاہبندر کی پانچ یونین کونسلز میں گاؤں اور یونین کونسل کی سطح پر تنظیم سازی کے ساتھ ساتھ ان کی استعداد کاری میں بھی اضافہ کیا گیا تا کہ وہ مقامی سطح پر اپنے اپنے مسائل کی نشاندہی اور ان کا حل تجویز کر سکیں۔

ایس پی او نے مقامی تنظیموں کے ساتھ مل کر گاؤں کی سطح کے ترقیاتی منصوبے مرتب کیے جن میں بنیادی مسائل کی نشاندہی اور ان کو حل کرنے کی ترجیحات طے کی گئیں۔ اس وقت تک 295 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں جن میں صاف پانی کی فراہمی، پختہ سڑکوں کی تعمیر، بجلی کی فراہمی بذریعہ شمسی توانائی (سولر پینلز)، نہروں اور پانی کے کھالوں پر پُلیوں کی تعمیر شامل ہیں۔ ان تمام منصوبوں میں دیہی اور مقامی تنظیموں کی شرکت کو یقینی بنایا گیا تا کہ یہ منصوبے دیرپا اور فائدہ مند ثابت ہوں۔

زیرِ نظر کتابچے میں چند ایسے کامیاب منصوبوں کی مثالیں پیش کی گئی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ منظّم سوچ، بہتر منصوبہ سازی اور شراکتی عمل سے پائیدار ترقی اور تبدیلی کے عمل کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

ان کیس سٹڈیز کو مرتب کرنے میں ایس پی او ٹھٹھہ ٹیم کا اہم کردار رہا ہے۔ جنہوں نے نہایت دلجمعی کے ساتھ کام کیا اور مواد فراہم کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ادارت، تزئین و اہتمام کے لیے قمر الزماں، نصرت زہرہ اور ریاضت حسین کی کاوشیں بھی قابلِ تحسین ہیں۔

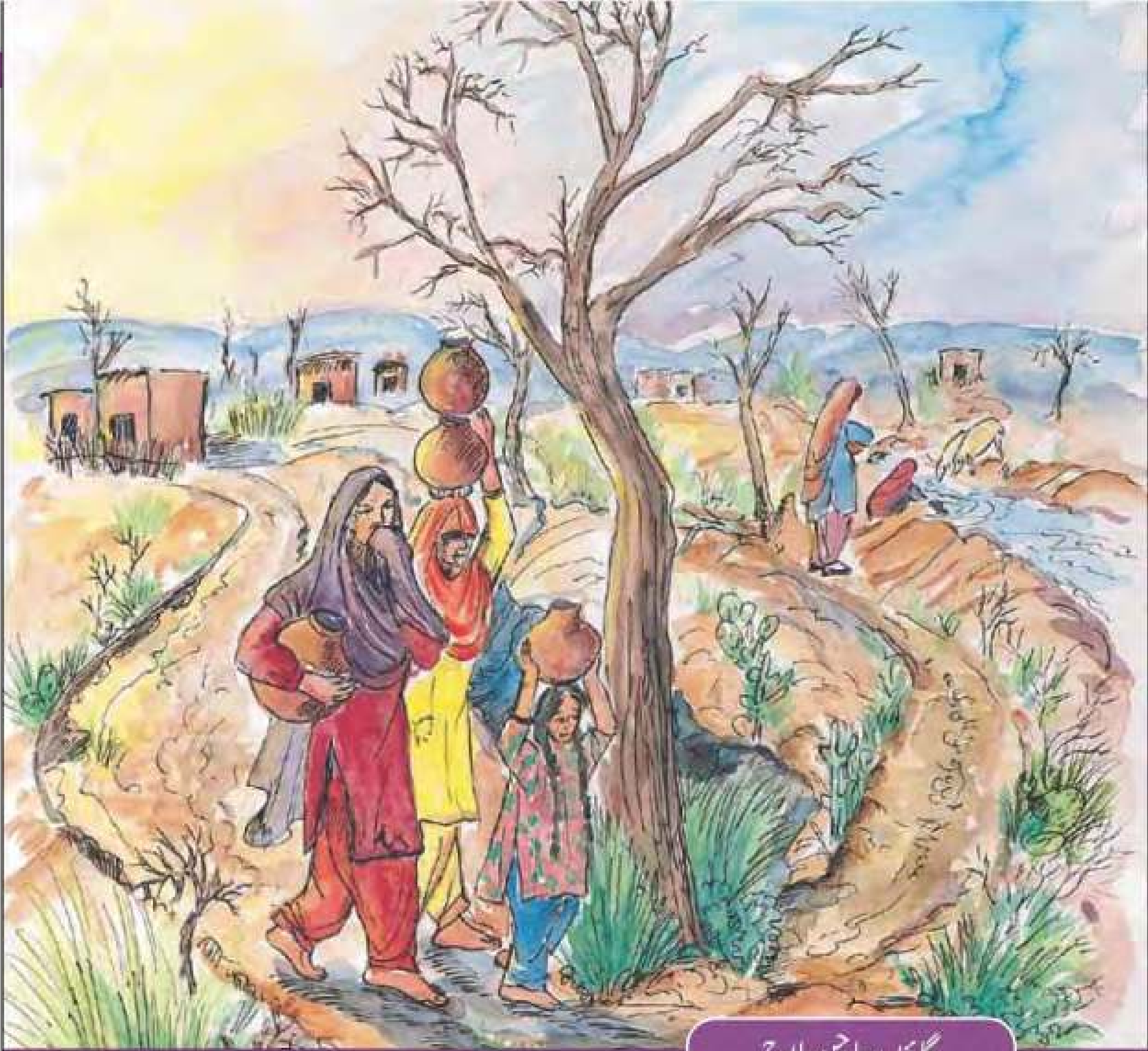

گاؤں ساجن ملاح

پانی تک رسائی

دنیا کی تاریخ میں انسانی آبادی کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ انسان نے ہمیشہ وہیں رہنا پسند کیا جہاں اس کو پانی کی وافر مقدار موجود ملی۔ تاریخ میں جو بھی بڑی تہذیبیں ہمیں ملتی ہیں وہ زیادہ تر دریاؤں کے کناروں میں پائی گئی ہیں۔ یعنی زندگی کے وجود کے لئے سب سے اہم عنصر پانی ہے۔ پانی کے سوا زندگی کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن جہاں پانی کی کمی ہو، وہاں زندگی دشوار ہوجاتی ہے۔

شاہ بندر ضلع ٹھٹھ میں واقع سندھ کی ایک تحصل ہے، جس کی تاریخ ایک خوشحال ماضی رکھتی ہے۔ شاہ بندر سندھ کے سومرو اور کلہوڑو حکمرانوں کے دور میں ایک بہت ہی نمایاں کاروبار کا مرکز اور اہم بندر تھا۔ 1856 میں برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی نے کلہوڑو دور میں شاہ بندر میں ایک بیوپار کی صنعت قائم کی تھی۔ شاہ بندر کی آبادی کی اکثریت جلبانی' جمالی، جت اور کچھی ہے' آبادی کی اکثریت مسلمان' لیکن بہت ہی کم تعداد میں ہندو بھی ہیں۔ غربت کی سنگین صورت یہاں پر مختلف پہلوؤں سے نظر آئے گی' ترقی اور جدت تو دور کی بات' ماضی کا یہ اہم علاقہ زندگی کی جدید شہری سہولیات سے بھی محروم ہے۔

ایس پی او نے شاہبندر میں گذشتہ 4 سال سے علاقے کے مسائل حل کرنے میں گاؤں کے لوگوں کی مسلسل مدد کی ہے۔ گاؤں ساجن ملاح کے لوگوں کے رابطے پر ایس پی او کے افراد جب گاؤں پہنچے اور لوگوں سے ملاقات کی تو اس گاؤں کے بہت سارے مسائل سامنے آئے۔ اس قدیم گاؤں میں نہ تو کوئی پکی سڑک ہے، نہ پینے کے صاف پانی کی سہولت موجود ہے اور نہ ہی بجلی کی سہولت۔

گاؤں ساجن ملاح 103 افراد پر مشتمل ہے، یہاں 43 خاندان مقیم ہیں اور ان کا گذر اوقات کاشتکاری اور مزدوری پر ہے۔

ایس پی او کے افراد نے جب اپنی سرگرمی شروع کی تو مقامی لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہمارے گاؤں میں خواتین کی تنظیم بنائی جائے۔ خواتین کی بڑی تعداد نے بھی اس بات کی تائید کی۔

ملاقات اور بات چیت کے دوران گاؤں کی خاتون چھتاں نے کہا کہ ان کے گاؤں میں بہت سارے مسائل ہیں، پانی کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے وہ دور دراز علاقوں سے پیدل پانی بھرنے جاتی ہیں، جس سے نہ صرف وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ گھریلو کام کاج میں بھی سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

"آس پاس کے گاؤں میں جب ہم پانی کے نل اور بجلی سے چلنے والی موٹر دیکھتے ہیں تو ہمارا بھی دل کرتا ہے کہ یہ

سہولت ہمیں بھی میسر ہو، مگر وسائل کی کمی کی وجہ سے ہمارے گاؤں میں کسی کے پاس نہ موٹر ہے اور نہ ہی پانی کے نل لگانے کی طاقت ہے۔ پانی کے علاوہ ہمارے گاؤں میں بجلی اور پکے راستے کی بھی سخت ضرورت ہے‘‘۔

ملاقات کے دوران لوگوں کی اکثریت نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر مسائل کو ترجیح کی بنیاد پر حل کرنا ہے تو سب سے پہلے ان کو پانی کے نل کی سہولت دی جائے تا کہ لوگوں کو اس مشکل سے نجات مل جائے۔

ملاقات کے بعد ایس پی او کے افراد نے گاؤں کے لوگون کی شناخت اور دیگر معلومات حاصل کرنا شروع کی۔ اس کے بعد ایک تنظیم کی بنیاد رکھی گئی جس کا نام متفقہ طور پر "سندھو پارس" رکھا گیا۔

شاہبندر کے دیہات کی اکثریت کو پانی کی سہولت میسر نہیں، اگر ہے تو اس میں بھی زیادہ تر لوگ صحت کے لئے نقصان دہ پانی کا استعمال کرتے ہیں۔ لوگوں کے پاس اتنے وسائل ہی نہیں کہ وہ ہزاروں روپے خرچ کر کے اپنے لئے صاف پانی کی دستیابی کو ممکن بنا سکیں۔

گاؤں ساجن ملاح کے باشندوں کے لئے وہ دن عید سے کم نہ تھا جب ایس پی او کی جانب سے پانی کے نل کی منظوری کا خط ان کو دیا گیا۔ اس اسکیم کا کام جیسے ہی شروع ہوا، مرد تو مرد، خواتین اور بچوں نے بھی اس عملی کام میں حصہ لیا، گاؤں کا ہر باسی خوش تھا کہ وہ دن گئے جب وہ دور دراز علاقوں سے بڑے بڑے برتنوں میں پانی بھرنے جایا کرتے تھے۔ آخر وہ دن بھی آ گیا جب اسکیم مکمل ہوئی اور گاؤں والوں نے اپنے ہی گھروں میں لگے ہوئے نل سے پانی کا استعمال کرنا شروع کیا۔ ایک جشن کا سماں تھا اور گاؤں کے ہر فرد نے ایس پی او کے افراد کے اس کام کی پذیرائی کی۔ اس مثال سے ایس پی او نے سیکھا کہ کس طرح لوگوں کی بنیادی ضرورتوں کو اولیت دینے سے لوگوں کی زندگیوں میں ترقیاتی ادارے بڑی تبدیلی لا سکتے ہیں۔

اسکیم کے مکمل ہونے کے بعد کی ملاقات میں ایک خاتون مھران نے کہا کہ سرکاری منصوبوں میں اکثر اوقات کمیونٹی کی رائے کو اہمیت نہیں دی جاتی، ہمارے مسائل کی ترجیحات کو نہیں سمجھا جاتا، مگر ایس پی او کا طریقہ کار ان سے مختلف ہے، جب ہم نے ایس پی او کے افراد کو اپنے مسائل سے آگاہ کیا تو ترجیحات کی بنیاد پر سب سے پہلے ہمیں پانی کے نل کی اسکیم دی گئی تا کہ ہمارا سب سے اہم مسئلہ حل ہو سکے اور ایسا ہی ہوا۔

اس موقع پر بھاگل نے کہا کہ ایس پی او نے نہ صرف ہماری سب سے بڑی مشکل کو ختم کر دیا بلکہ اب ہم میں بھائی

چارہ اور اتحاد پہلے سے مزید مضبوط ہو گیا ہے۔ یہ ایس پی او کی تحریک کا نتیجہ ہے کہ اس اسکیم کے پہلے دن سے لیکر انجام تک ہمارے گاؤں کے ہر فرد نے اپنا کردار بخوبی نبھایا ہے۔ ہم ایس پی او کے افراد سے یہ بھی امید کریں گے کہ مستقبل قریب میں ہمارے دیگر مسائل کو حل کیا جائے گا۔

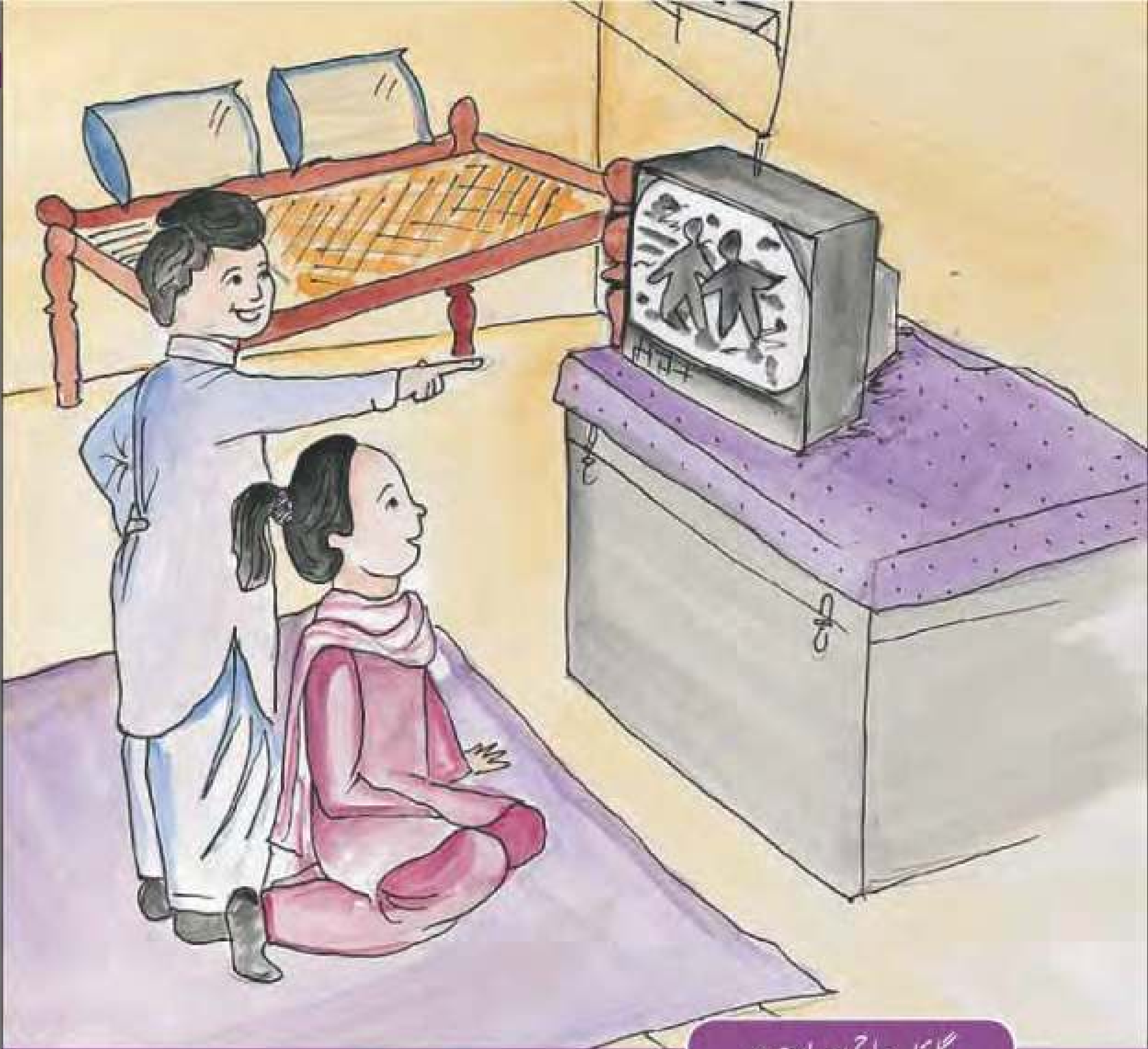

گاؤں حاجی وریو جت

میرے گاؤں میں بھی اُجالے آئے

ملک میں کچھ عرصہ پہلے تک بجلی کا استعمال صرف روشنی کرنے کے لیے ہوتا تھا اور سورج کے غروب ہونے کے بعد روزمرہ کے کاموں کو سرانجام دینے کیلئے بلب روشن کیے جاتے تھے۔ اس سے پہلے جب بجلی کا وجود نہیں تھا تو موم بتی یا دیگر وسائل سے روشنی پیدا کر کے کچھ حد تک لوگ اپنے کام کو سرانجام دینے میں آسانی پیدا کرتے تھے۔

مگر آج حالات بہت زیادہ تبدیل ہو چکے ہیں، اب ہمیں صرف روشنی حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ تفریح سے لیکر ذرائع ابلاغ کی سہولیات، ٹی وی، ریڈیو، کمپیوٹر، موبائل فون، سب کے لیے بجلی چاہیے۔ تاہم ہمارے ملک میں آج بھی ایسے گاؤں اور علاقے ہیں جہاں بجلی کی فراہمی ممکن نہیں ہو سکی ہے۔

ضلع ٹھٹہ کی تحصیل شاہبندر کی یونین کونسل جنگو جلبانی کا گاؤں حاجی وریو جت بھی انہی دیہات میں شامل ہوتا ہے جو آج بھی سورج کے ڈوبنے کے ساتھ اندھیرے میں ڈوب جاتے ہیں۔ اس گاؤں میں نہ روڈ ہے، نہ بجلی۔

اس گاؤں کے لوگوں نے جب دیکھا کہ ایس پی او کی جانب سے شاہبندر میں مختلف اسکیموں کے ذریعے مسائل حل کئے جا رہے ہیں تو اس گاؤں کے لوگوں نے ایس پی او سے رابطہ کر کے اپنے مسائل حل کرانے کا فیصلہ کیا۔ رابطے پر جب ایس پی او کے افراد نے اس گاؤں کا دورہ کیا تو متعدد مسائل سامنے آئے۔ اس گاؤں میں پچاس خاندان مقیم ہیں، زراعت اور ماہی گیری ان کا ذریعہ معاش ہے اور کچھ افراد مزدوری بھی کرتے ہیں۔

ایس پی او کے افراد نے جب گاؤں کے لوگوں کے ساتھ میل جول کیا تو لوگوں کی اکثریت نے یہ طے کیا کہ چونکہ رات کے وقت بجلی نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، خواتین کو اندھیرے میں کام کرنے میں بھی سخت دشواری ہوتی ہے، اس کے علاوہ رات کے وقت روشنی میسر نہ ہونے کی وجہ سے سانپ و دیگر جانوروں سے بھی خطرہ رہتا ہے، اس لئے شمسی توانائی فراہم کی جائے۔

ملاقات کے دوران گاؤں کے باشندے قاسم جت نے کہا کہ ''ہم نے کئی بار سرکاری اداروں اور دیگر سماجی تنظیموں کو درخواستیں بھیجیں مگر کسی نے ایک نہ سنی۔ جبکہ ایس پی او کے افراد کے ساتھ صرف ایک بار رابطہ کرنے پر مثبت جواب ملا۔ امید ہے کہ ہمارا مسئلہ اب جلد حل ہو جائے گا۔

اس دوران ایس پی او کی ٹیم نے مقامی تنظیم کی بنیاد ڈالی اور تنظیم کا نام "سانول شاہ ویلفیئر ایسوسی ایشن" رکھا گیا۔ لوگوں کو یقین دلایا گیا کہ ان کا مسئلہ جلد حل کیا جائے گا مگر اس کے لئے ان سب کا تعاون بہت ضروری ہے، کیوں کہ ایس

پی او کا ادارہ شراکتی ترقی پر یقین رکھتا ہے۔

ایس پی او نے جب سانول شاہ ویلفیئر ایسوی ایشن کی شمسی توانائی (سولر انرجی) کی اسکیم منظور کروالی تو لوگوں نے اپنی خوشی کا اظہار بھرپور طریقے سے کیا۔ اسکیم کی شروعات سے انجام تک گاؤں کے ہر فرد نے اپنا کام بخوبی سرانجام دیا اور اتحاد اور بھائی چارے کا ثبوت دیا۔

آج یہاں کے لوگ بہت خوش ہیں، اب ان کا گاؤں سورج غروب ہونے کے بعد اندھیرے میں نہیں ڈوبتا بلکہ شمسی توانائی کی روشنی سے لوگ اپنے کام آسانی سے سرانجام دیتے ہیں۔ اب یہ لوگ اپنی اجتماعی طاقت کو بھی جان چکے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ہمارے پاس وسائل کی کمی ہے، اگر یہ مسئلہ نہ ہو تو ہم اپنے مسائل خود حل کر سکتے ہیں۔ مگر دیگر گاؤں کی طرح اس گاؤں کے لوگ بھی امید رکھتے ہیں کہ ایس پی او اور اس کے افراد پی پی اے ایف کے تعاون سے ان کے دیگر مسائل بھی حل کرے گی۔

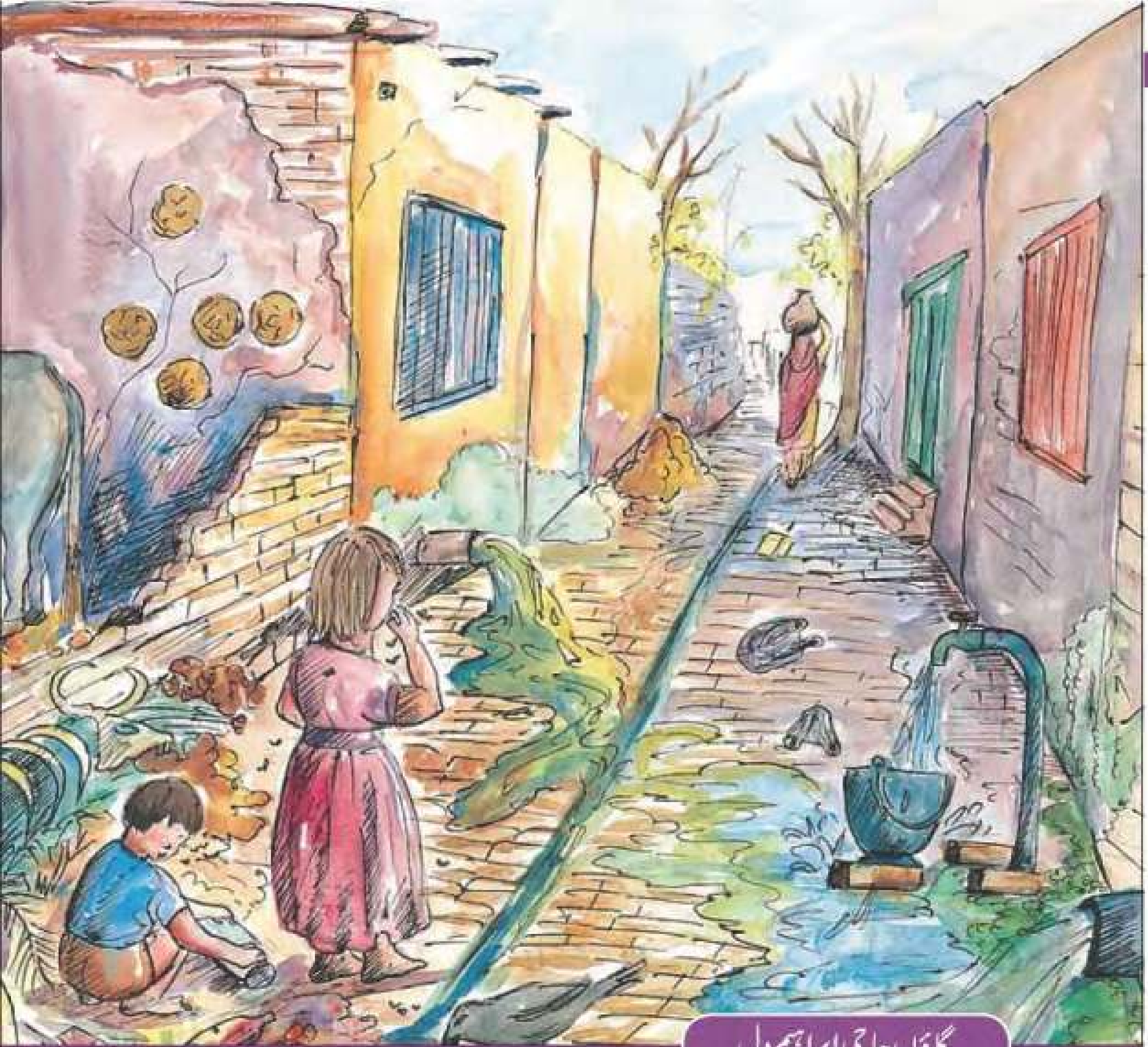

گاؤں حاجی ابراہیم دل

آیئے مل کر سوچیں

اس ملک کو آزاد ہوئے 65 سال سے زائد عرصہ گذر گیا ہے، اس دوران کئی حکومتیں آئیں اور چلی گئیں، اس بہت بڑے عرصے کے دوران ترقیاتی کام تو بیشک ہوئے مگر اس کے باوجود بھی ہمارے ملک میں آج تک پسماندہ علاقوں کی بڑی تعداد ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہمارے لوگ آج بھی بنیادی سہولیات سے محروم کیوں ہیں؟

شہروں میں رہنے والے سوچ بھی نہیں سکتے کہ پسماندہ علاقوں میں آج بھی لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں۔ دنیا میں ایک طرف لوگ یونیورسٹی، لائبریری، بڑے ہسپتالوں اور دیگر سہولیات کا مطالبہ کرتے ہیں اور دوسری طرف شاہندر کے مکین بنیادی سہولیات کے لئے ترستے رہتے ہیں۔

ایس پی او کے افراد نے جب گاؤں حاجی ابراہیم دل کا دورہ کیا تو کئی بنیادی مسائل سامنے آئے، گاؤں میں نہ پینے کے لئے صاف پانی، نہ کوئی پکا رستہ موجود تھا، نہ نکاسی آب کا نظام، نہ صحت کے مسائل کے حل کے لئے کوئی ہسپتال یا بنیادی صحت کا مرکز کی سہولت میسر تھی۔

ملاقات کے دوران لوگوں نے بتایا کہ یہ ایک قدیم گاؤں ہے، یہ قیام پاکستان سے پہلے بھی موجود تھا مگر آزادی کے بعد بھی آج تک یہاں کوئی خاص ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ (پاکستان بننے سے پہلے ترقی کی صورتحال بہت بہتر تھی، پورہ ضلعہ خوشحال تھا۔)

متعدد بار سرکاری اداروں کو درخواستیں بھیجی گئیں مگر کوئی کام نہیں ہوا۔ گاؤں میں اس وقت بھی 25 خاندان آباد ہیں، جن کو کوئی بھی بنیادی سہولت میسر نہیں۔ آس پاس کے علاقوں میں ایس پی او کا کام دیکھتے ہوئے متفقہ فیصلہ کیا گیا کہ ادارے سے رابطہ کیا جائے۔

ایس پی او کے افراد نے گاؤں کے لوگوں کو بتایا کہ بیک وقت سارے مسائل کا حل ممکن نہیں تاہم اس کا طریقہ یہ ہے کہ گاؤں والوں کو ایک ایسی سہولت دی جائے گی جس کے ذریعے وہ اپنے اہم ترین مسائل کو حل کر سکیں، مگر اس کیلئے بھی لوگوں کی مجموعی شراکت ضروری ہے، ایس پی او کا بنیادی اصول ہے کہ گاؤں کے لوگوں کو شراکتی بنیاد پر سہولیات دی جائیں، جس میں گاؤں والوں کا تعاون بہت ضروری ہے، اس کے علاوہ سہولت کے لئے جو بھی بجٹ مختص ہوگا اس کا آٹھ فیصد لوگوں کو ادا کرنا پڑے گا۔ لوگوں کی ایک تنظیم بنائی جائے گی جس میں اس کے علاوہ مختلف کمیٹیاں بھی تشکیل دی جائیں گی۔

ایس پی او کی سرگرمی کے بعد مقامی لوگوں کی اکثریت نے فیصلہ کیا کہ سب سے پہلے انہیں پانی کے نل کی اسکیم دی

جائے، اور ہم نہ صرف منصوبے کی لاگت کا آٹھ فیصد اپنی تنظیم کے بینک اکاؤنٹ میں جمع کروائیں گے بلکہ اس اسکیم کو انجام تک پہنچانے کے لئے اپنا کردار بخوبی ادا کریں گے۔

اس طرح ان لوگوں نے ایک تنظیم کی بنیاد ڈالی جس کا نام راشد ویلفیئر ایسوسی ایشن رکھا گیا۔ تنظیم کی مختلف کمیٹیاں بھی تشکیل دی گئی اور ان کے ممبران بھی خود گاؤں کے لوگوں نے منتخب کیے۔

پی پی اے ایف کے تعاون سے جب پانی کے نل اسکیم کی منظوری مل گئی تو عملی کام بھی شروع ہو گیا۔

اس گاؤں کے لوگوں نے اپنے اتحاد اور نظم وضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس اسکیم کو زبردست طریقے سے اپنے انجام کو پہنچایا۔ مردوں اور خواتین نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ سب خوش تھے کہ اب وہ دور دراز علاقوں سے پینے کا صاف پانی بھرنے نہیں جائیں گے بلکہ اب ان کے اپنے گھروں میں یہ سہولت میسر ہوگی۔

اسکیم کے اختتام پر جب ایس پی او کے افراد نے گاؤں کے لوگوں سے ملاقات کی تو سب بہت زیادہ خوش نظر آرہے تھے، ملاقات کے دوران رمضان دل نے کہا کہ ''ایس پی او نے ہمارا سب سے بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے، اس نے مزید کہا کہ ہم مزدوری پیشہ لوگ ہیں اور ہمارے پاس اتنے وسائل ہی نہیں ہیں کہ ہم اپنے مسائل خود حل کر سکیں''۔

محمد ایوب نے کہا کہ ''ایس پی او کی وجہ سے ہمارے گاؤں میں بہت بڑی تبدیلی آئی ہے، اب ہمارے گاؤں میں اجتماعی سوچ پیدا ہو چکی ہے۔ ہم سب مل کر اپنے مسائل خود حل کرنے کے بارے میں بھی سوچتے ہیں''۔

گاؤں فتح علی جتوئی

مسائل کا شعور اور مشاورتی حل

دنیا تیزی سے ترقی کی جانب رواں دواں ہے لیکن ہمارے ملک میں پسماندہ علاقے بے حسی اور مایوسی کی ایک تصویر ہیں۔ کیوں کہ ہماری قوم آج بھی بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔

ملک میں نہروں کا نظام زیادہ تر ہمارے ملک کی آزادی سے پہلے کا بنا ہوا ہے، اس کے بعد کوئی خاطر خواہ کام نہیں ہوا، دیہات میں بسنے والے لوگ اس نظام سے اپنی زمینوں کو آباد کرنے کے لئے فائدہ تو حاصل کرتے ہیں مگر ان کو مشکل اس وقت درپیش آتی ہے جب نہر کی دوسری طرف جانا ہو، زیادہ تر نہروں پہ پل دور دور بنے ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے یعنی ایک لمبا راستہ طے کرنا۔ عام طور پر تو یہ بات قابلِ قبول ہوتی ہے، مگر بارشوں کے موسم میں اور ہنگامی صورتحال میں یہ فاصلہ طے کرنا وبالِ جان بن جاتا ہے۔

ایس پی او کے افراد نے جب گاؤں فتح علی جتوئی کا دورہ کیا تو یہاں بھی متعدد مسائل سامنے آئے، گاؤں میں آمد رفت کا کوئی بھی ذریعہ موجود نہیں تھا، کچے راستے ہونے کی وجہ سے گاؤں والوں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تعلیم کی کمی بھی پائی گئی، صحت کی کوئی سہولت اس گاؤں کو میسر نہیں۔ جب ایس پی او کے افراد نے گاؤں سے اپنے بڑے اور اہم مسئلے کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں کی اکثریت نے کہا کہ نہروں پہ پل نہ ہونے کی وجہ سے ان کو سخت تکلیف کا سامنا ہے لہٰذا اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو بہتر ہوگا۔ ملاقات کے دوران ایس پی او کے افراد نے اسکیم کے شرائط اور طریقہ کار کے بارے میں لوگوں کو آگاہی دی۔ اس بات پہ زور دیا گیا کہ شراکتی بنیاد پر اسکیم کا کام کیا جائے گا اور اس کے لئے سب سے پہلے تنظیم کا وجود عمل میں لانا ضروری ہے۔

گاؤں کے لوگوں نے باہمی اتفاق رائے سے ایک تنظیم کی بنیاد ڈالی جس کا نام میاں خیر محمد ویلفیئر ایسوی ایشن رکھا گیا اور اتفاق رائے سے ممبران اور عہدیداران کو منتخب کیا گیا۔

جب ایس پی او نے اس سہولت کی منظوری کروالی تو ان لوگوں نے اپنے اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر کام میں خود حصہ لیا۔ جس ممبر کو جو ذمہ داری سونپی گئی اس نے بخوبی نبھائی۔ اس کام میں پورے گاؤں نے اس طرح عملی کام کیا گویا وہ اپنے گھر کا کام کر رہے ہیں۔ اب وہ بہت خوش تھے کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ کام کے اختتام کے بعد ان کا دیرینہ اور اہم مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اب وہ لمبا سفر طے کرنے کے بجائے نہر کی دوسری جانب آرام سے جا سکتے ہیں، ہنگامی حالات میں بھی اب ان کو کوئی مشکل درپیش نہیں آئے گی۔

پل کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد جب لوگوں سے ملاقات کی گئی تو انہوں نے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ اس موقعے پر عبدالغنی جتوئی نے کہا کہ "یہ ہمارے لئے خوشی کی بات ہے کہ ایس پی او نے نہ صرف ہمارا مسئلہ حل کیا ہے بلکہ اب ہم میں یہ شعور بھی اجاگر ہوگیا ہے کہ ہم باہمی طاقت سے اپنے مسائل خود بھی حل کر سکتے ہیں، اب ہم اتحاد کے ساتھ اپنی زندگی بسر کریں گے"۔

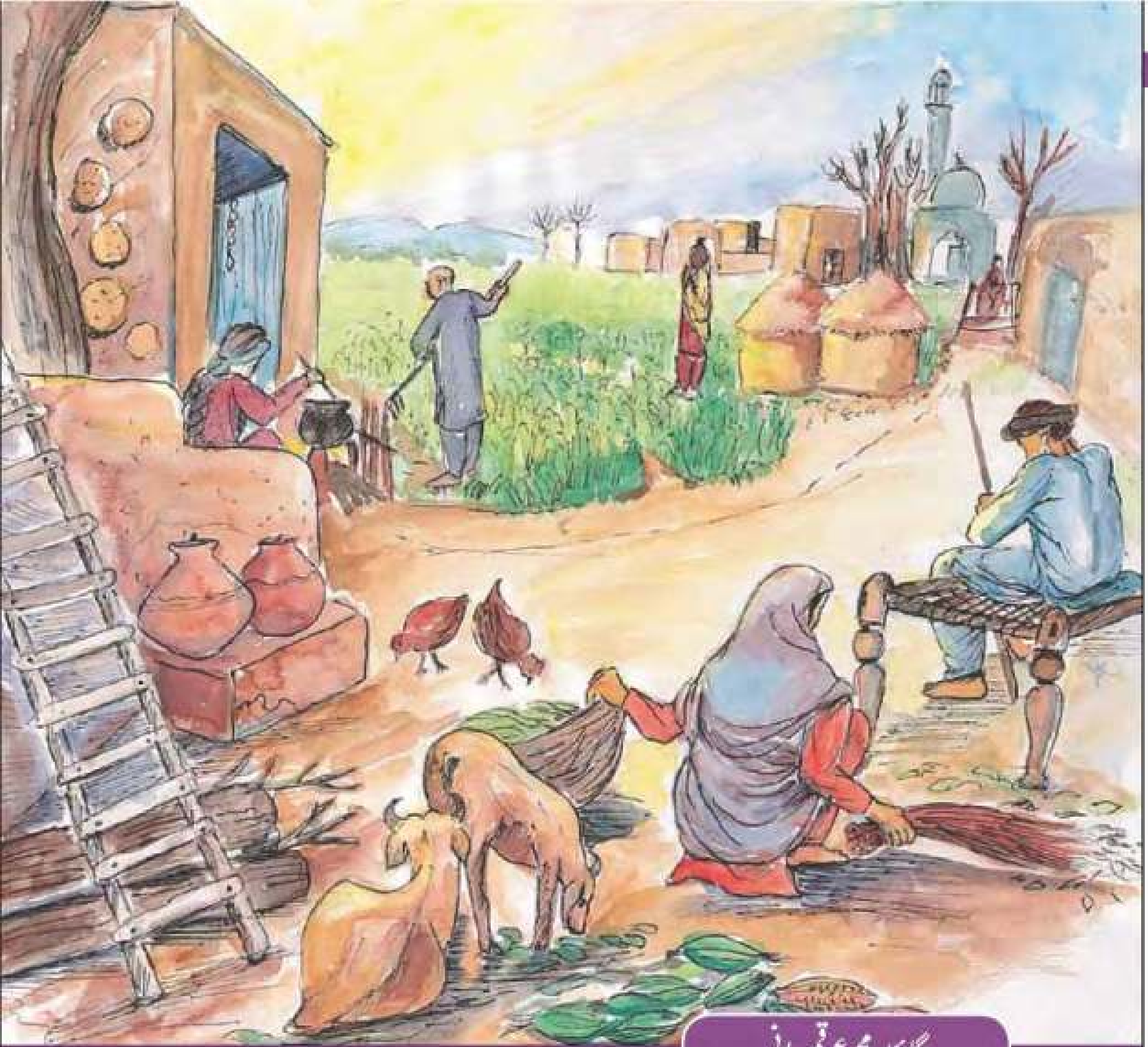

گاؤں محمد عمر قمبرانی

مسائل کا حل باہمی عمل میں پنہاں ہے

سندھ کے ضلع ٹھٹہ کی تحصیل شاہبندر ایک ساحلی علاقہ ہونے کے باوجود بہت پسماندہ ہے، یہاں کے لوگوں کو بنیادی سہولیات میسر نہیں ہیں۔حکمران ترقی کی بانسری بجاتے رہتے ہیں لیکن ہمارے ملک کے اکثر علاقہ مکین بجلی، پانی، اسکول، ہسپتال ودیگر بنیادی سہولیات کے لئے سرکاری اداروں میں درخواستیں دے دے کر عاجز آ گئے ہیں۔

شاہبندر کے گاؤں محمد عمر قمبرانی کا جب ایس پی او کے افراد نے دورہ کیا تو یہاں بھی مسائل کے انبار نظر آئے، جب گاؤں کے لوگوں سے ملاقات رکھی گئی تو یہاں کے لوگ کچھ مایوس نظر آئے۔اس کے باوجود ملاقات میں خواتین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔اس سے یہ صاف نظر آتا ہے کہ یہاں کے لوگ نہ صرف متحد ہیں بلکہ وہ اپنے گاؤں میں ہر وہ سہولت چاہتے ہیں جو کہ انسانی زندگی کے لیے بنیادی ولازمی ہیں۔

ملاقات کے دوران گاؤں کے واحد کا کہنا تھا کہ ان کا گاؤں ایک قدیم گاؤں ہے، یہاں اُنیس خاندان مقیم ہیں، لوگوں کے پاس معاشی وسائل کا فقدان ہے،مکینوں کی اکثریت زراعت ومزدوری کرتی ہے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ ’’ پکہ راستہ نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں ان گنت مشکلات پیش آتی ہیں۔ ہمارے بچے اور خواتین مین روڈ تک پیدل سفر کرتی ہیں، برسات کے بعد پیدل بھی سفر نہیں کیا جاسکتا۔اس کے علاوہ نہ صحت کی کوئی سہولت اور نہ ہی گاؤں کے ساتھ گذرنے والی نہر پہ کوئی پل ہے، جس کی وجہ سے ہم نہر میں اتر کر دوسری جانب جاتے ہیں یا لمبا سفر طے کرنا پڑتا ہے‘‘۔

گاؤں کی اکثریت نے یہ مطالبہ کیا کہ ہمیں سب سے پہلے کلورٹ کی اسکیم دی جائے، کیوں کہ یہ گاؤں کا سب سے اہم مسئلہ ہے جو فوری طور پر حل طلب ہے۔

ایس پی او کے افراد نے جب اپنے کام کے طریقہ کار کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا تو سب نے اتحاد کا مظاہرہ کیا، اور سب سے پہلے اس گاؤں کے لوگوں پر مشتمل ایک تنظیم کی بنیاد ڈالی گئی۔جیسا کہ یہاں کی خواتین بھی مردوں کے شانہ بشانہ متحرک نظر آئیں، اس لئے گاؤں کی اکثریت نے یہ فیصلہ کیا کہ خواتین پر مشتمل ایک تنظیم کا وجود عمل میں لایا جائے، اس تنظیم کا نام فائزہ ویلفیئر ایسوسی ایشن رکھا گیا۔

ایس پی او کے افراد نے اس تنظیم کے منصوبے کی منظوری حاصل کر لی۔اب جب عملی کام کا مرحلہ شروع ہوا تو تنظیم کے ممبران نے اپنے اتحاد اور تنظیم کا مظاہرہ کرتے ہوئے سارے کام بخوبی سرانجام دیئے۔ یہ ایس پی او کے افراد کے تحریک کا نتیجہ تھا کہ ممبران کے علاوہ گاؤں کے سارے لوگ بے حد دلچسپی کے ساتھ عملی کام میں بھی حصہ لے رہے تھے۔

ایس پی او کے افراد نے اپنی تحریک سے گاؤں کو یہ باور کرایا کہ دراصل یہ کام ان کے ہیں، وہ ہی ان کو نہ صرف اچھے طریقے سے سرانجام دے سکتے ہیں بلکہ اس کے بعد دراصل ان چیزوں کا خیال رکھنا بھی ان کی ذمہ داری ہے تا کہ گاؤں کی سوچ اور زندگی ہی بدل جائے۔

اسکیم کی تکمیل کے بعد جب ایس پی او کے افراد نے گاؤں کے لوگوں سے ملاقات کی تو رکن خاتون آمنہ نے کہا کہ پہلے ہمیں شعور نہیں تھا کہ اتحاد سے رہیں گے تو اپنے مسائل خود بھی حل کر سکتے ہیں۔ پل کی اسکیم کے کام کے دوران جب ہم سب نے مل کر کام کیا تو ہمیں اندازہ ہوا کہ اگر ہم سب مل کر ایک ہو جائے تو دنیا کا کوئی بھی کام ہمارے لئے مشکل نہیں۔

ایس پی او کے افراد نے گذشتہ سالوں میں جتنا کام کیا ہے اس سے ہزاروں افراد فائدہ حاصل کر رہے ہیں، تاہم اس میں بھی شک نہیں کہ اب بھی بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔

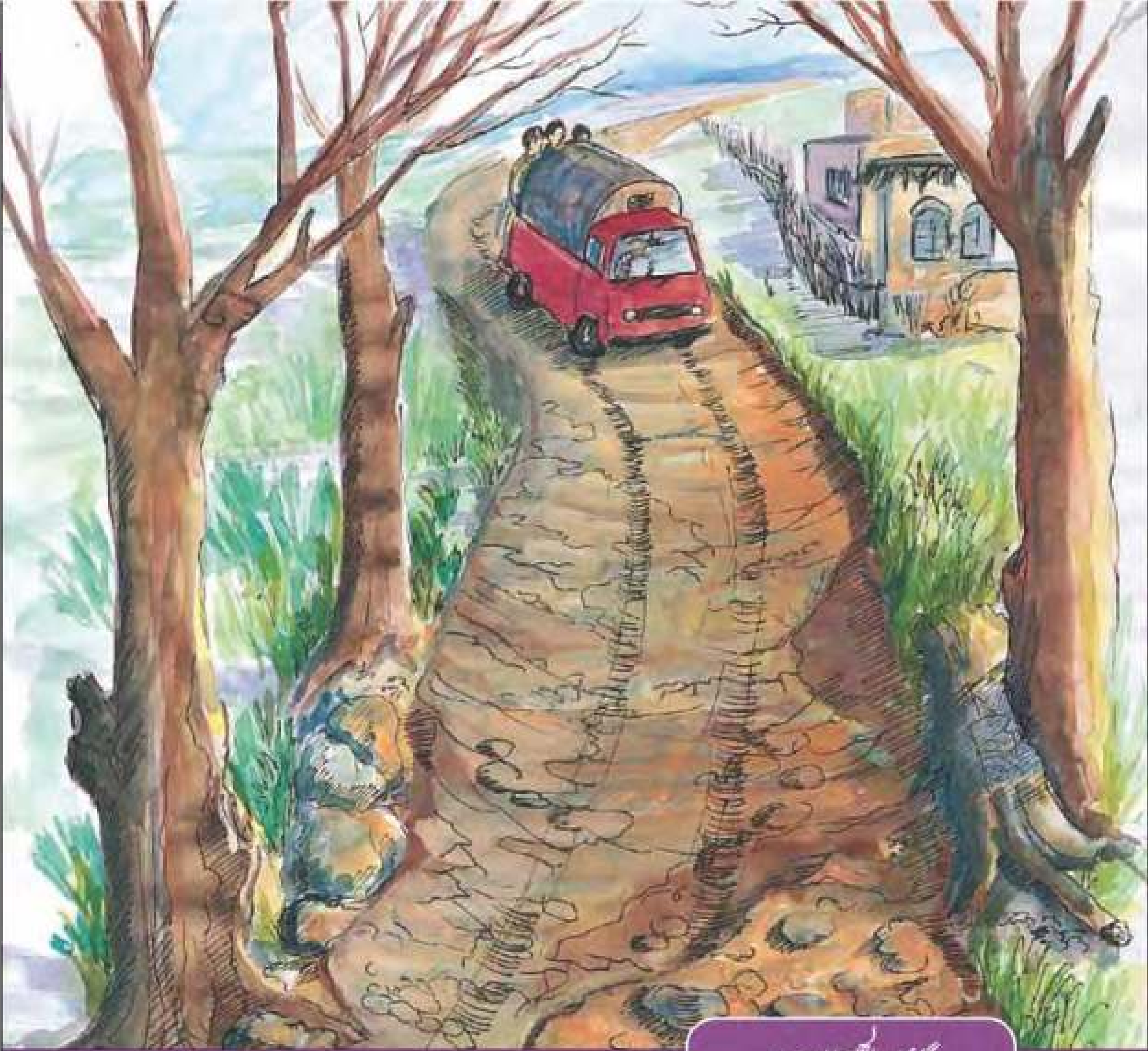

گاؤں الھچایو جت

پکے ارادے سے پکی سڑک کی تعمیر

ادارہ استحکام شرکتی ترقی گذشتہ 5 سال سے سندھ کے ضلع ٹھٹھہ کی تحصیل شاہبندر میں پاکستان پاورٹی ایلیویشن فنڈ کے تعاون سے SCAD پر کام کر رہا ہے۔ اسی سلسلے میں ایس پی او کے افراد نے گاؤں الھچایو جت کا دورہ کیا اور وہاں کے گاؤں کے لوگوں سے ملاقات کی اور گاؤں کی مکمل معلومات حاصل کی۔

ایس پی او نے اس گاؤں میں پہلے بھی اسکیموں پر کام کیا ہے، اس لئے یہاں کی آبادی کے ساتھ کام کرنے میں بہت آسانی ہوئی۔ اس گاؤں میں ایک تنظیم کی بنیاد عمل میں لائی گئی، جس کا نام شاہ کریم ویلفیئر ایسوسی ایشن رکھا گیا۔ شاہ کریم کے ممبران نے اس بار اپنی تکالیف کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اینٹوں سے تعمیر کردہ سڑک کی سہولت دی جائے، ”کیوں کہ پکے راستے سے ہمارا گاؤں ایک کلومیٹر کے فاصلے کے قریب ہے، عام دنوں میں ہمیں بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، پکے راستے کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے گاؤں میں کسی قسم کی گاڑی نہیں آسکتی، جس کی وجہ سے ہمارے ساتھ ساتھ بچوں اور خواتین کو بھی مین روڈ تک پیدل سفر کرنا پڑتا ہے۔ برسات کے دوران پانی اور کیچڑ جمع ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے آنے جانے میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے“۔

نور محمد جتوئی نے بتایا کہ جب گاؤں میں کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو راستے کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے دشواری پیش آتی ہے۔ جبکہ برسات میں پانی کے جمع ہونے کی وجہ سے مچھروں کی بھرمار ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے ملیریا و دیگر بیماریاں لوگوں میں پھیل جاتی ہیں، انہوں نے مطالبہ کیا کہ انہیں اینٹوں کے راستے کی اسکیم دی جائے۔

ملاقات کے آخر میں سوشل آرگنائیزر عبداللطیف جمالی اور فیلڈ انجنیئر مظفر کلوڑ نے گاؤں کے لوگوں کو یقین دلایا کہ ہم آپ کی درخواست اپنے بالا افسران کو ضرور بھیجیں گے۔

یہ آبادی پہلے بھی سہولت کی ایک اسکیم پر کام کر چکی ہے، اس لئے اس گاؤں کے لوگ آپس میں اتحاد اور محبت کے جذبے کے ساتھ رہتے ہیں، ہر مشکل وقت میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں اور اپنے گاؤں کی بھلائی کیلئے نہ صرف سوچتے ہیں بلکہ کوئی اسکیم یا حکومت کی جانب سے اگر کوئی کام شروع ہوتا ہے تو یہاں کے لوگ اپنی نگرانی میں سارا کام کراتے ہیں اور ہر طرح کی شمولیت کرتے ہیں۔

اینٹوں کے راستے کی سہولت پر جب کام شروع ہوا تو یہاں کی آبادی نے اتحاد اور نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا، اسکیم کی شروعات سے لیکر اختتام تک پورے گاؤں نے اپنا کردار بخوبی نبھایا اور ہر کام کو ایک منظم طریقے کے ساتھ سرانجام دیا۔

اسکیم کے اختتام کے بعد ایس پی او کے افراد نے گاؤں کا دورہ کیا تو اس موقع پر نذیر جت نے کہا کہ ہمارا بہت بڑا مسئلہ حل ہوگیا ہے، اب گاؤں میں گاڑیاں آسانی کے ساتھ آتی ہیں اور دوسرے گاؤں کے ساتھ ہمارا رابطہ قائم ہوگیا ہے۔

اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ تحصیل شاہبندر پسماندہ علاقہ ہے، لیکن ایس پی او کے افراد نے اس گاؤں کا مسلسل دورہ کیا اور لوگوں کو متحرک کیا تو یہاں کے لوگوں میں اتحاد قائم ہوا ہے۔ یہاں کے لوگ اپنے گاؤں کی ترقی کے لئے سوچتے ہیں اور بہت کچھ کرنے کی امنگ رکھتے ہیں۔

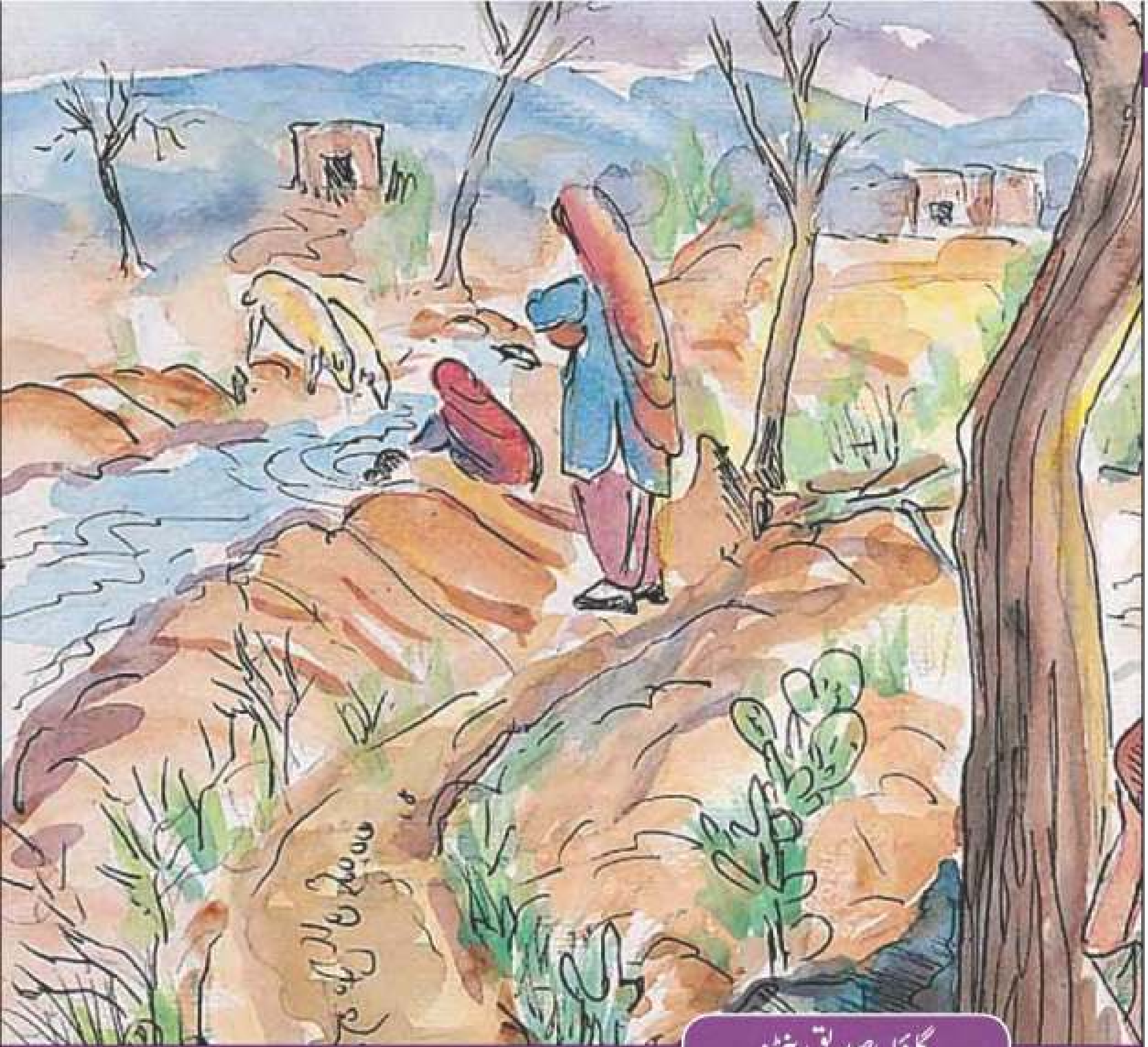

گاؤں صدیق بنڑو

جب ہم نے مل کر بند تعمیر کیا

گاؤں صدیق بنڑو یونین کاؤنسل لاڈیوں میں واقع ہے۔ یہاں 30 خاندان آباد ہیں۔ یہاں کی آبادی کی اکثریت زراعت اور مزدوری پر انحصار کرتی ہے جبکہ کچھ لوگ نوکری پیشہ بھی ہیں۔اس گاؤں میں بھی بنیادی سہولیات کا فقدان پایا گیا۔تاہم یہاں کے لوگوں میں اتحاد اور نظم وضبط پایا جاتا ہے۔اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ایس پی او نے اس سے پہلے بھی اس گاؤں کے لوگوں کے ساتھ کام کیا ہے۔

اس گاؤں میں ایس پی او نے ایک تنظیم بنائی تھی جس کا نام سرکش ویلفیئر ایسوسی ایشن رکھا گیا تھا۔گذشتہ سال اس تنظیم نے گاؤں میں پانی کے نل کی سہولت حاصل کی تھی۔ جس کی وجہ سے نہ صرف اس گاؤں میں پینے کے صاف پانی کا مسئلا حل ہوگیا بلکہ ای پی او کے افراد کے قائم کردہ تحرک کی وجہ سے یہاں کے لوگوں میں اتحاد اور بھائی چارے کی فضا اور بھی مضبوط ہوگئی۔

اس بار جب ایس پی او کے افراد نے اس گاؤں کا دورہ کیا تو یہاں کی آبادی نے اپنے دیگر مسائل کے بارے میں آگاہ کیا۔ملاقات کے دوران صدیق نے بتایا کہ یہ ایس پی او کی مہربانی کا نتیجہ ہے کہ کمیونٹی پانی کے نل کی سہولت کی وجہ سے ہم آج اپنے ہی گاؤں میں صاف پانی استعمال کرتے ہیں۔اس بار ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا ایک اور مسئلہ کلورٹ کا بھی حل ہوجائے گا۔

کمیونٹی سے ملاقات کے دوران، اکثریت نے مطالبہ کیا کہ کلورٹ کی سہولت فراہم کی جائے،کلورٹ نہ ہونے کی وجہ سے نہ صرف ان کو زراعت کے کاموں میں دشواری ہوتی ہے بلکہ اگر نہر کے اس پار جانا پڑے تو بھی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

چونکہ گاؤں کے لوگوں نے اس سے پہلے بھی ایک سہولت حاصل کی تھی، اس لیے ایس پی او کو کام کرنے میں بہت آسانی ہوئی، تنظیم سے لیکر بینک اکاؤنٹ پہلے سے موجود تھے۔اس لئے سرکش ویلفیئر ایسوسی ایشن کے لئے کلورٹ کی سہولت کی منظوری کے لئے پی پی اے ایف کو بھیج دی گئی۔

پی پی اے ایف کی منظوری کے بعد جیسے ہی عملی کام شروع ہوا تو یہاں کی آبادی نے اپنے کردار کو احسن طریقے سے نبھایا۔ہر ایک نے کام کو سنجیدگی کے ساتھ پورا کرتے ہوئے اپنے اتحاد اور نظم وضبط کا مظاہرہ کیا۔

اس سہولت کا کام جب اختتام تک پہنچا تو ایس پی او کے افراد نے مقامی لوگوں سے ملاقات کی۔ملاقات کے دوران

خمیسو نے بتایا کہ ’’آج ہم بہت زیادہ خوش ہیں، ہمارا ایک اور بنیادی مسئلہ حل ہوگیا ہے۔اس سے پہلے ہمیں بہت ساری تکالیف کا سامنا تھا مگر اب ہماری ایک اور مشکل آسان ہوگئی ہے۔گاؤں میں نہر کے اس پار آنا جانا بہت آسان ہوگیا ہے، پانی کا نظام بھی بہت زیادہ بہتر ہوگیا ہے اور اب پانی کا ضایع ہونا بھی ناممکن ہوگیا ہے۔ہم اس سہولت کے ملنے پر بہت زیادہ خوش ہیں‘‘۔

دیکھا جائے تو یہ کام کوئی زیادہ بڑا نہیں تھا، مگر جب اس گاؤں کے لوگوں سے اس کے فوائد کے بارے میں پوچھا جائے تو ان کے لئے یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔اسی طرح اگر کارروان چلتا رہا تو وہ دن دور نہیں جب تحصیل شاہبندر کے ہر گاؤں میں بنیادی سہولیات کی صورتحال مزید بہتر ہوگی۔

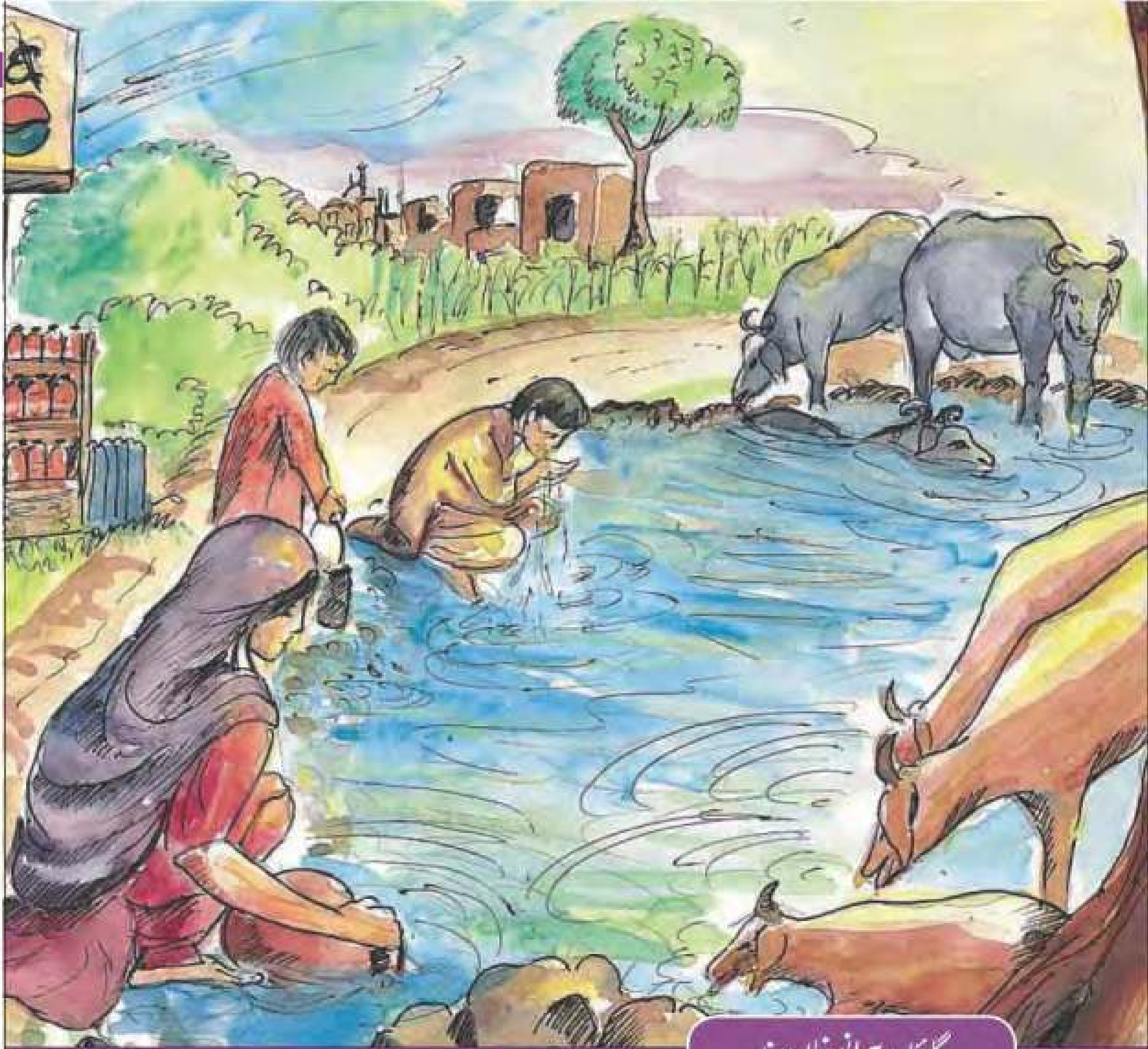

گاؤں پیرانو خان رند

پانی زندگی ہے

تحصیل شاہ بندر کی یونین کونسل چوہڑ جمالی میں واقع گاؤں پیرانو خان رند کا اگر سروے کیا جائے تو ہمیں یہاں سوائے ایک پرائمری اسکول اور بجلی کے کوئی بھی بنیادی سہولت نظر نہیں آئے گی۔ اس گاؤں میں 58 خاندان آباد ہیں اور یہاں کی آبادی 406 افراد پر مشتمل ہے۔ گاؤں کی اکثریت کا ذریعہ معاش کھیتی باڑی اور مزدوری ہے۔

ایس پی او کے افراد نے جب اس گاؤں کا دورہ کیا تو یہاں بھی بہت سارے مسائل سامنے آئے، لوگوں سے ملاقات کے دوران معلوم ہوا کہ اس گاؤں کے مرد حضرات کے علاوہ خواتین بھی متحرک ہیں جو اپنے مسائل کو حل کرنے کے لئے نہ صرف سنجیدہ ہیں، بلکہ وہ اپنا کردار بھی ادا کرنا چاہتی ہیں۔

ایس پی او کی سماجی کارکن ناہید ابڑو نے تنظیم اور اس کی مہیا کردہ سہولت کے طریقہ کار کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا تو لوگوں نے باہمی اتفاق رائے سے یہ فیصلہ کیا کہ یہاں ایک خواتین کی تنظیم کا قیام عمل میں لایا جائے اور مستقبل میں اگر یہ سہولت منظور ہوگئی تو سب مل کر کام کریں گے۔ لہٰذا اس گاؤں میں ایک تنظیم کا وجود عمل میں لایا گیا جس کا نام فردوس ویلفیئر ایسوسی ایشن رکھا گیا اور لوگوں نے اپنے ممبران اور عہدیداران کو خود منتخب کیا۔

تنظیم بنانے کے بعد جب ملاقات ہوئی تو سومری خاتون نے کہا کہ ”ہمارے گاؤں میں بہت سارے مسائل ہیں جن کو حل کرنا بہت ضروری ہے، ہمارے گاؤں میں بچیوں کی تعلیم کے لئے علیحدہ اسکول نہیں، گاؤں کی گلیاں بھی کچی ہیں جن کو پکا کرانا بہت ضروری ہے، اس کے علاوہ ہمیں کلورٹ کی بھی بہت اشد ضرورت ہے۔ مگر ان سب کے علاوہ ہمیں پینے کے صاف پانی کی بھی سہولت میسر نہیں، پینے کے صاف پانی کے حصول کے لئے ہم دور دراز علاقوں میں جاتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اگر ہم نہر کا پانی استعمال کرتے ہیں تو ہمارے گاؤں کے لوگوں میں بہت ساری بیماریاں پھیل جاتی ہیں، اس لئے سب سے پہلے پانی کے مسئلے کو حل کیا جائے تو بہت بہتر ہوگا“۔

ملاقات کے دوران جب لوگوں سے مسائل کے بارے میں پوچھا گیا تو سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ سب سے پہلے پینے کے صاف پانی کے مسئلے کو حل کیا جائے۔

اس گاؤں کے لئے ایس پی او کے افراد نے پانی کے نل کی سہولت کی منظوری کے بعد جب یہاں عملی طور پر کام شروع کیا تو یہاں کے لوگوں نے بے پناہ خوشی کا اظہار کیا۔

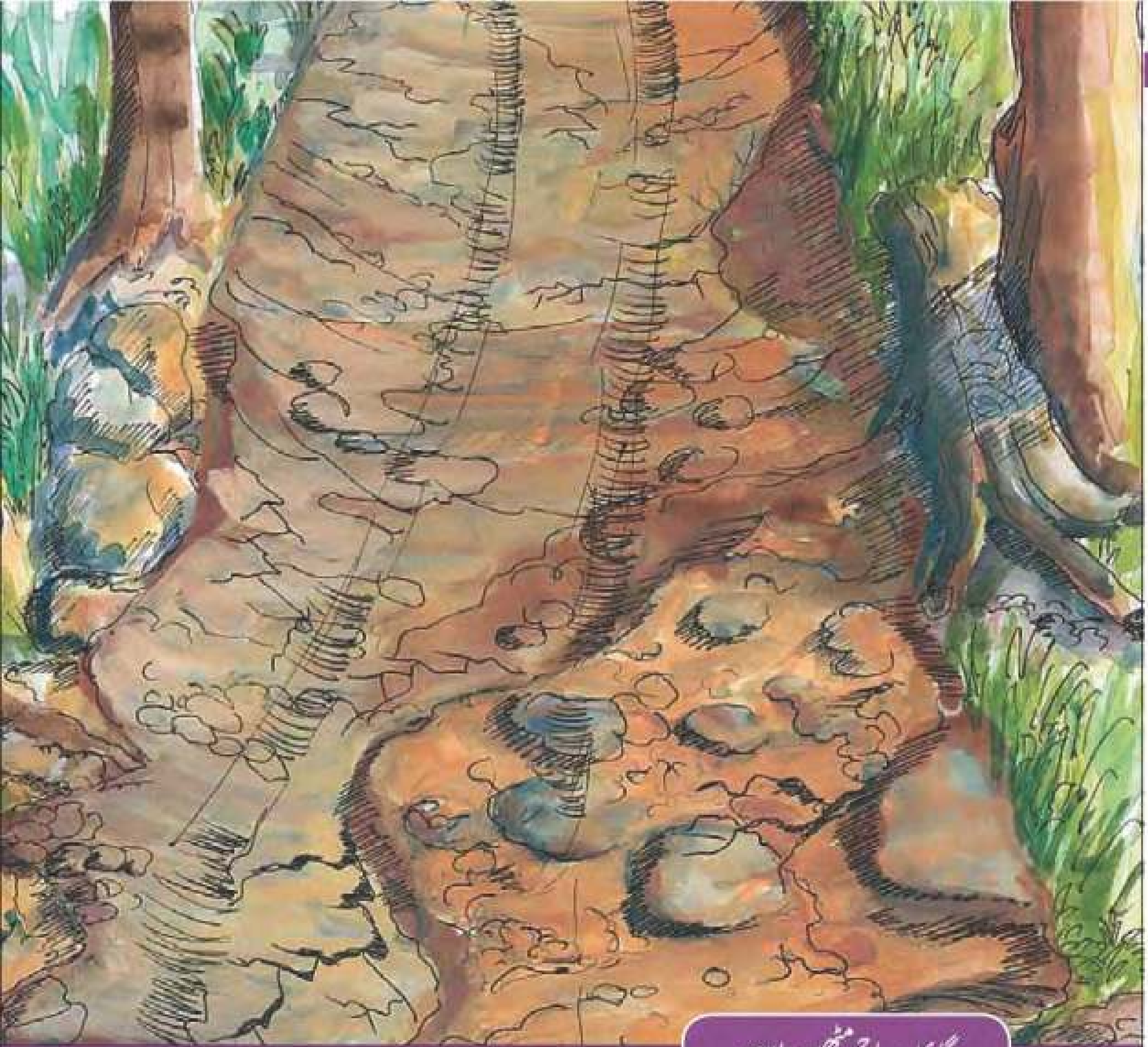

پکی سڑک کی تعمیر نے ہماری زندگی بدل دی

پانی کے نل کے عملی کام کے دوران تنظیم اور سرگرمیوں کے توسط سے یہاں اتحاد اور بھائی چارے کا ماحول پیدا ہوا اور نہ صرف تنظیم کے ممبران نے بلکہ گاؤں کے ہر فرد نے اپنا کردار بخوبی نبھایا۔

پانی کے نل کی سہولت پر جب کام مکمل ہوا تو یہاں کی آبادی نے ایس پی او کے افراد کا شکریہ ادا کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے اپنے مسائل باہمی اتفاق رائے اور اتحاد کی طاقت سے حل کرنا سیکھے۔ انہوں نے کہا کہ اب ان کو پینے کے صاف پانی کے حصول کے لئے دور دراز علاقوں میں جانا نہیں پڑے گا، جس کی وجہ سے انہیں بہت ساری تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ صاف پانی استعمال کرنے سے اب گاؤں میں بیماریاں بھی نہیں پھیلیں گی اور لوگ کم سے کم کچھ مسائل سے تو آزاد ہو جائیں گے۔

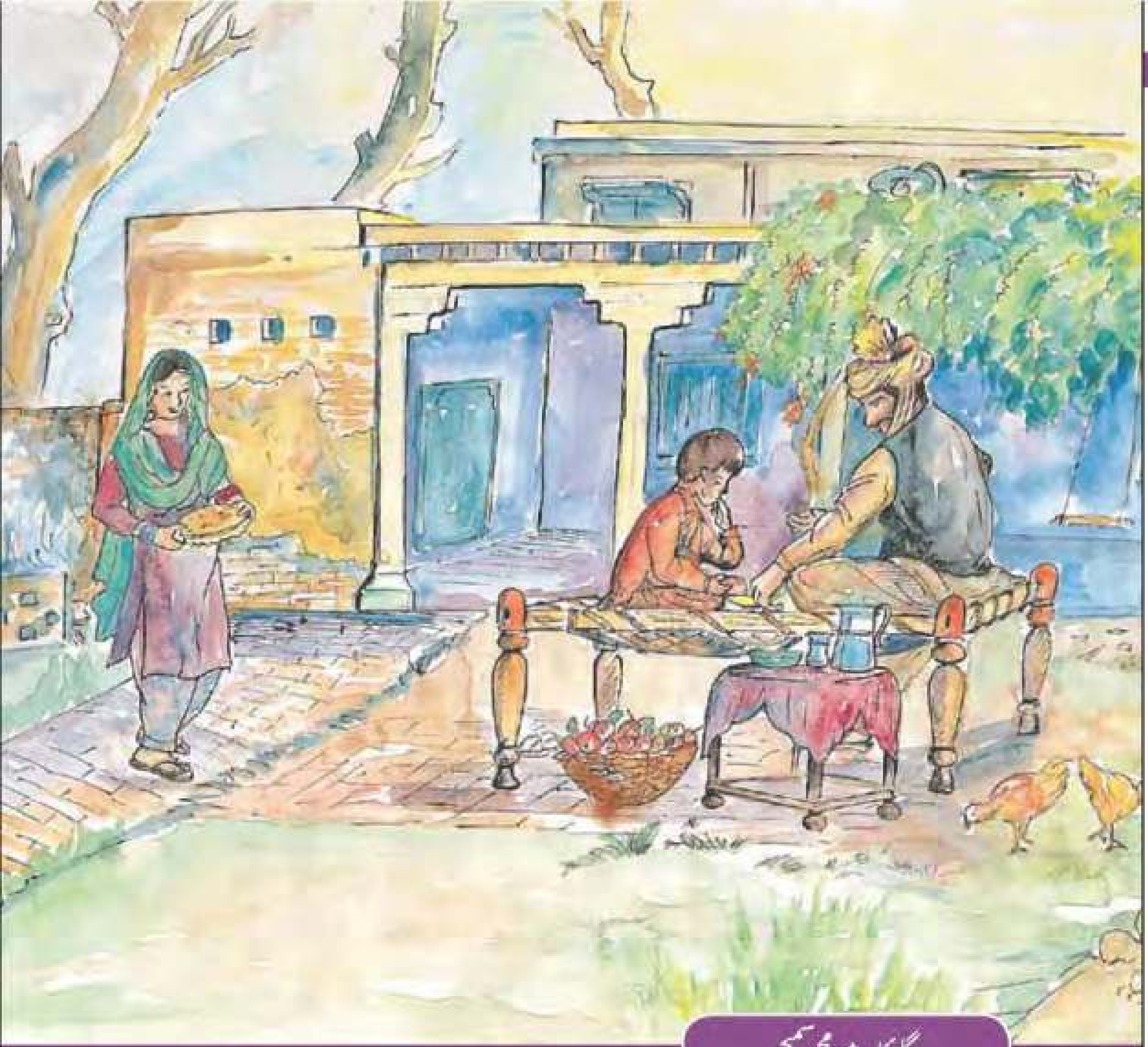

گاؤں میر محمد سمیجو

غربت کے خاتمے کے ذریعے تبدیل ہونے والی زندگیاں

یونین کونسل لاڈیوں میں واقع گاؤں حاجی مٹھن ولاسیو ایک قدیم گاؤں ہے۔ یہاں 28 خاندان آباد ہیں۔ یہاں کے لوگ زیادہ تر کھیتی باڑی اور مزدوری کے ذریعے اپنا گذر بسر کرتے ہیں۔ یہاں کے گاؤں کی آبادی نے جب آس پاس کے گاؤں میں ایس پی او کا کام دیکھا تو انہوں نے خود ایس پی او سے رابطہ کیا۔ دیکھا جائے تو دیگر دیہات کی طرح اس گاؤں کے حالات بھی کچھ مختلف نظر نہیں آئے۔ یہاں بھی بہت سارے مسائل ہیں جو کہ حل طلب ہیں۔

ایس پی او کے افراد نے جب اس گاؤں کا دورہ کیا تو یہاں کی آبادی نے بتایا کہ انہوں نے اس امید کے ساتھ ایس پی او سے رابطہ کیا کہ ان کے کچھ مسائل حل ہو جائیں۔

ایس پی او کے افراد کے طریقہ کار سمجھانے پر اس گاؤں کے لوگوں نے اتفاق رائے سے ایک خواتین کی تنظیم بنائی جس کا نام سپنا ویلفیئر ایسوسی ایشن رکھا گیا اور سب کی متفقہ رائے سے ممبران اور عہدیداران کو منتخب کیا۔

تنظیم سے ملاقات کے دوران ممبران نے بتایا کہ ہمارے گاؤں میں بہت سارے مسائل ہیں، اسکول کا کوئی وجود نہیں جس کی وجہ سے ہمارے بچے پاس والے گاؤں میں پیدل جا کر تعلیم حاصل کرتے ہیں، پینے کے صاف پانی کے حصول کے لئے دور دراز علاقوں میں خواتین خود جاتی ہیں، شہر کو جانے والے پکے راستے سے گاؤں تک پکی سڑک موجود نہیں، عام حالات میں تو یہاں چلنا دشوار ہے مگر جب بارشیں ہوتی ہیں تو اس کچے رستے پہ چلنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم سب کی متفقہ رائے ہے کہ سب سے پہلے اس گاؤں میں اینٹوں سے تعمیر شدہ سڑک کی سہولت دی جائے تاکہ لوگوں کا سب سے اہم مسئلہ حل ہو جائے۔

اس سہولت کی منظوری کے بعد جب یہاں عملی کام شروع ہوا تو ہر چہرہ پر امید تھا، سب نے مل کر اپنے اپنے کام کو اتحاد کے ساتھ انجام دیا۔ گاؤں کی آبادی جانتی تھی کہ جو سالوں میں نہیں ہوا وہ آج ممکن ہو گیا ہے۔

اسکیم کے عملی کام کے مکمل ہونے کے بعد جب ایس پی او کے افراد نے لوگوں سے ملاقات کی تو سب بہت زیادہ خوش نظر آئے۔ ان سب نے مل کر اس سہولت کے کام کو انجام تک پہنچایا اور ان کا کہنا تھا کہ ''اب ان کو کچے راستے کا کوئی خوف نہیں، اور امید کرتے ہیں کہ مستقبل قریب میں ہم دیگر مسائل کو بھی ایس پی او کی مدد سے حل کریں گے''۔

میر محمد سمیجو ولد جعفر سمیجو گاؤں محمد عثمان سمیجو یونین کونسل لاڈیوں، تحصیل شاہبندر کا رہائشی ہے، وہ پیشے کے لحاظ سے حجام ہے اور روزانہ اپنے گاؤں عثمان سمیجو سے 17 کلومیٹر دور جاتی شہر جاتا ہے۔ آنے جانے میں اس کو بڑی دقت ہوتی ہے اور اس کا چالیس روپے روزانہ کرایہ ہو جاتا ہے۔ اس کے خاندان کے کل 8 ارکان ہیں، جن کا یہ واحد کمانے والا ہے، اس کے گاؤں کی کل آبادی 290 افراد پر مشتمل ہے، جس میں کل 60 سے 65 گھر ہیں، ان سب کا ذریعہ معاش زراعت اور مویشیوں پر ہے۔ گاؤں میں ایک پرائمری اور بوائز ہائی اسکول کے ساتھ بجلی کی سہولت بھی دستیاب ہے۔

ایس پی او کا منصوبہ شروع ہونے سے قبل گاؤں کے لوگوں میں اتحاد اور تنظیم کا تصور تک نہ تھا۔

انسانی ترقیاتی منصوبے کے تحت اس گاؤں کو مقامی تنظیم کی تشکیل کے لیے منتخب کیا گیا، منصوبے کی ٹیم نے گاؤں کی خواتین کو اتحاد، تنظیم اور ترقی کے عمل میں خواتین کی شمولیت کی اہمیت سے آگاہ کیا۔

ایس پی او کی ٹیم سے ملاقاتوں کے بعد گاؤں محمد عثمان سمیجو کے مردوں نے محسوس کیا کہ وہ مقامی تنظیم کے ذریعے تبدیلی لا سکتے ہیں۔ بالآخر فروری 2009ء کو گاؤں محمد عثمان سمیجو کی خواتین نے فضا ویلفیئر ایسوسی ایشن کی تشکیل دی۔

ایس پی او ضروریاتِ زندگی کے تحفظ کے منصوبے کو گاؤں لاڈیوں اور جنگو جلبانی، تحصیل شاہبندر ضلع ٹھٹہ میں پایہ تکمیل تک پہنچا چکی ہے۔ پی ایس سی نے مقامی تنظیم کے ذریعے مستحق گھروں کی نشاندہی کی، اس کے بعد زندگی بہتر بنانے کے طریقہ کار (ایل آئی پی) کے تحت ان کو فائدہ پہنچانے کے لیے منتخب کیا گیا۔ ایل آئی پی ایک رہنما دستاویز ہے جو استعداد کے مطابق، کاروبار کی نشاندہی کرتی ہے۔

ایل آئی پی مکمل طور پر خاندان کے بارے میں معلومات اور خاص طور پر ان کی آمدنی اور اخراجات کے طور پر خاندان کے تمام ارا کین کی موجودگی میں تیار کیا جاتا ہے۔، اس میں خاندان کے تمام ارا کین خاندان کے بارے میں معلومات خاص طور پر آمدنی اور اخراجات کی تفصیلات بتاتے ہیں۔

سمیجو گاؤں چھچھ جہان خان میں جو شہر کے قریب ہے، نائی کی ایک دکان کھولنا چاہتا تھا۔ ایس پی او نے سمیجو کو ایک آلات کٹ مہیا کی جس میں لوشن، کریم، برش، گھومنے والی کرسیاں، بالوں والے برش اور متعلقہ آلات وغیرہ تھے۔

ایس پی او نے سمیجو کے لیے ایک پانچ روزہ تربیتی ورکشاپ کا اہتمام بھی کیا، جس کا موضوع کاروباری ترقی تھا۔ ورکشاپ کے دوران ایس پی او نے تربیت لینے والے افراد کو 1250 روپے بطور اجرت دیے۔

اب میر محمد سمیجو کی چھچھ جہان خان میں نائی کی ایک دکان ہے۔ اس کی روزانہ آمدنی 250 سے بڑھ کر 600 تک پہنچ گئی ہے۔ وہ ایس پی او کا شکر گزار ہے، جس نے پورے منصوبے میں غریبوں کی مدد کی ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ غربت کو باہمی کوششوں سے کم کیا جا سکتا ہے۔

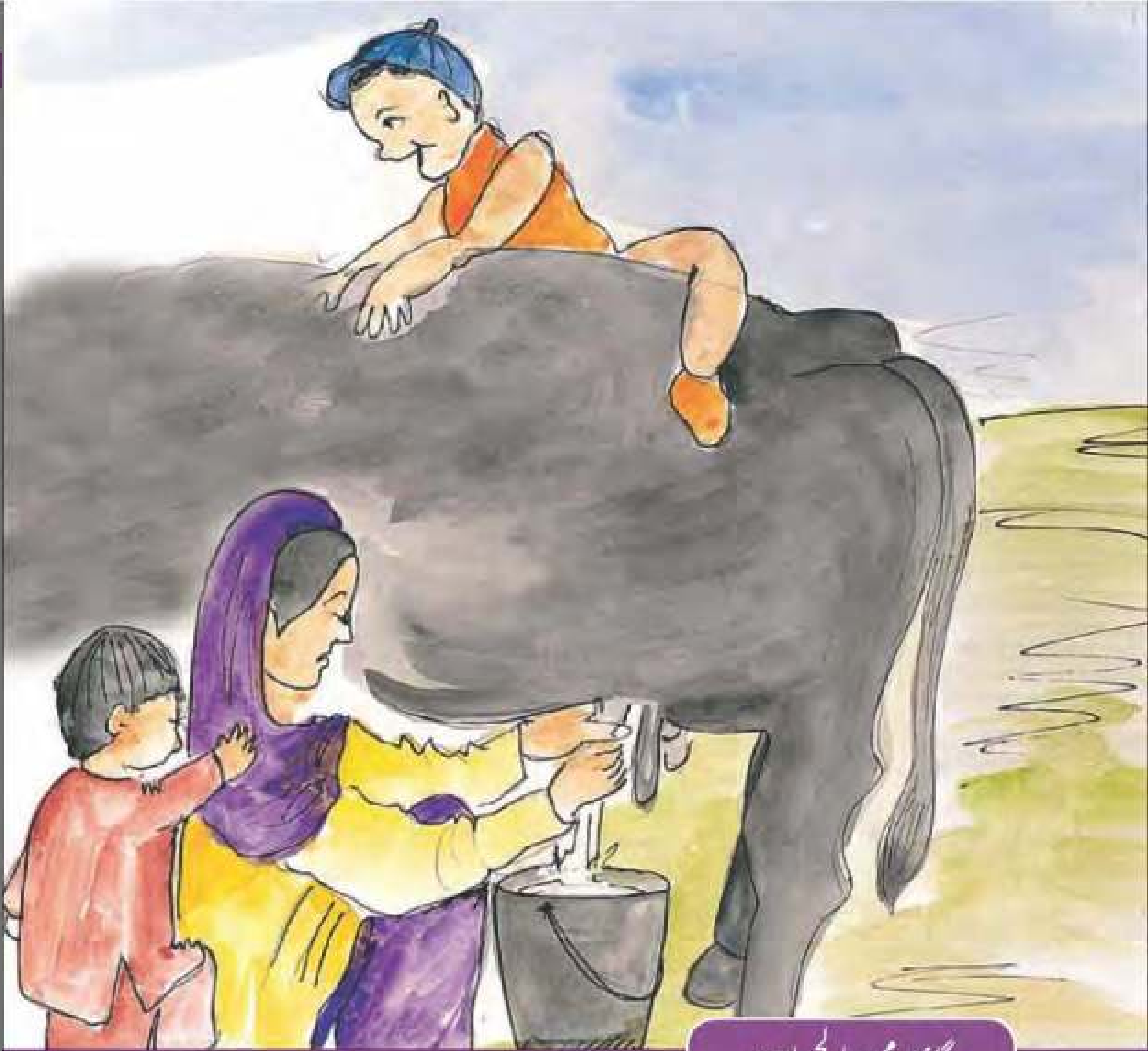

گاؤں محمد صالح ولاسیو

کامیاب مثالیں

44 سالہ لالا تھیموری ولد حبیب تھیموری کا تعلق گاؤں محمد صالح ولاسیو شاہبندر سے ہے۔ وہ ایک درزی تھا، جس کی روزانہ کی آمدنی 200 روپے تھی، اس کی اپنی مشین اور اس کی دکان جھجھ جہان خان شہر میں ہے۔ اس کے خاندان کے 10 افراد تھے اور وہ اکیلا کمانے والا تھا اور اس کی صحت بھی بہت اچھی نہ رہتی تھی۔ لالا اپنے گاؤں میں مقامی تنظیم کا رکن تھا۔ گاؤں محمد صالح ولاسیو کی کل آبادی 550 لوگوں پر مشتمل ہے۔ جس میں 140 سے لیکر 150 تک گھر ہیں۔ گاؤں والوں کا ذریعہ معاش زراعت اور مویشیوں پر ہے۔ وہاں کوئی اسکول نہیں ہے تاہم بجلی کی سہولت موجود ہے۔ ایس پی او کا منصوبہ شروع ہونے سے پہلے گاؤں کے لوگوں میں بھائی چارہ نہ تھا۔

ایس پی او کے منصوبے کے تحت اس گاؤں کو مقامی تنظیم کی تشکیل کے لیے منتخب کیا گیا، ایس پی او ٹیم نے گاؤں کی خواتین کو، اتحاد، تنظیم اور اس کی اہمیت اور ترقی میں خواتین کی شمولیت کے بارے میں آگاہ کیا۔ مسلسل مہم کی روشنی میں گاؤں محمد صالح ولاسیو کے مردوں نے محسوس کیا کہ وہ مقامی تنظیم کے ذریعے تبدیلی لا سکتے ہیں۔ بالآخر مارچ 2007ء کو گاؤں محمد صالح ولاسیو کی خواتین نے مہربان ویلفیئر ایسوسی ایشن کو تشکیل دیا۔

ایس پی او نے ضروریاتِ زندگی فراہم کرنے والے منصوبے دو یونین کونسلوں لاڈیوں اور جگو جلبانی تحصیل شاہبندر میں شروع کیے۔

غربت کی درجہ بندی اور جنرل باڈی کے ارکان کے درمیان ذریعہ معاش کے سرمایہ کاری منصوبہ کے ساتھ، لالا ولد حسین تیموری ملاح ایل آئی پی کے رکن بنے۔

لالا کپڑوں کی دکان کھولنے کے لیے خواہشمند تھے۔ کاروبار کے آغاز سے پہلے اس کو ترقیاتی منصوبے کے تحت 5 دن کی تربیت دی گئی اور روزانہ 250 روپے معاوضہ بھی دیا گیا۔

لالا نے منتخب ساتھی ارکان کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ تربیت کے بعد 29 جون 2012ء کو ایس پی او ٹیم نے لالا کو گاؤں کھا کو ملاح میں اجرک ویلفیئر ایسوسی ایشن کے نام پر کاروبار شروع کرنے کے لیے کپڑا مہیا کیا۔

لالا نے ایک چھوٹی دکان 500 ماہوار کرائے پر لی۔ ماہ رمضان المبارک میں اپنی دکان کھول لی۔ اب لالا اپنے خاندان کے ساتھ بہت خوش ہے۔ اس کی روزانہ کی آمدنی 400 سے 300 تک ہے اور اس نے ایک اور درزی بھی دہاڑی پر رکھ لیا ہے۔

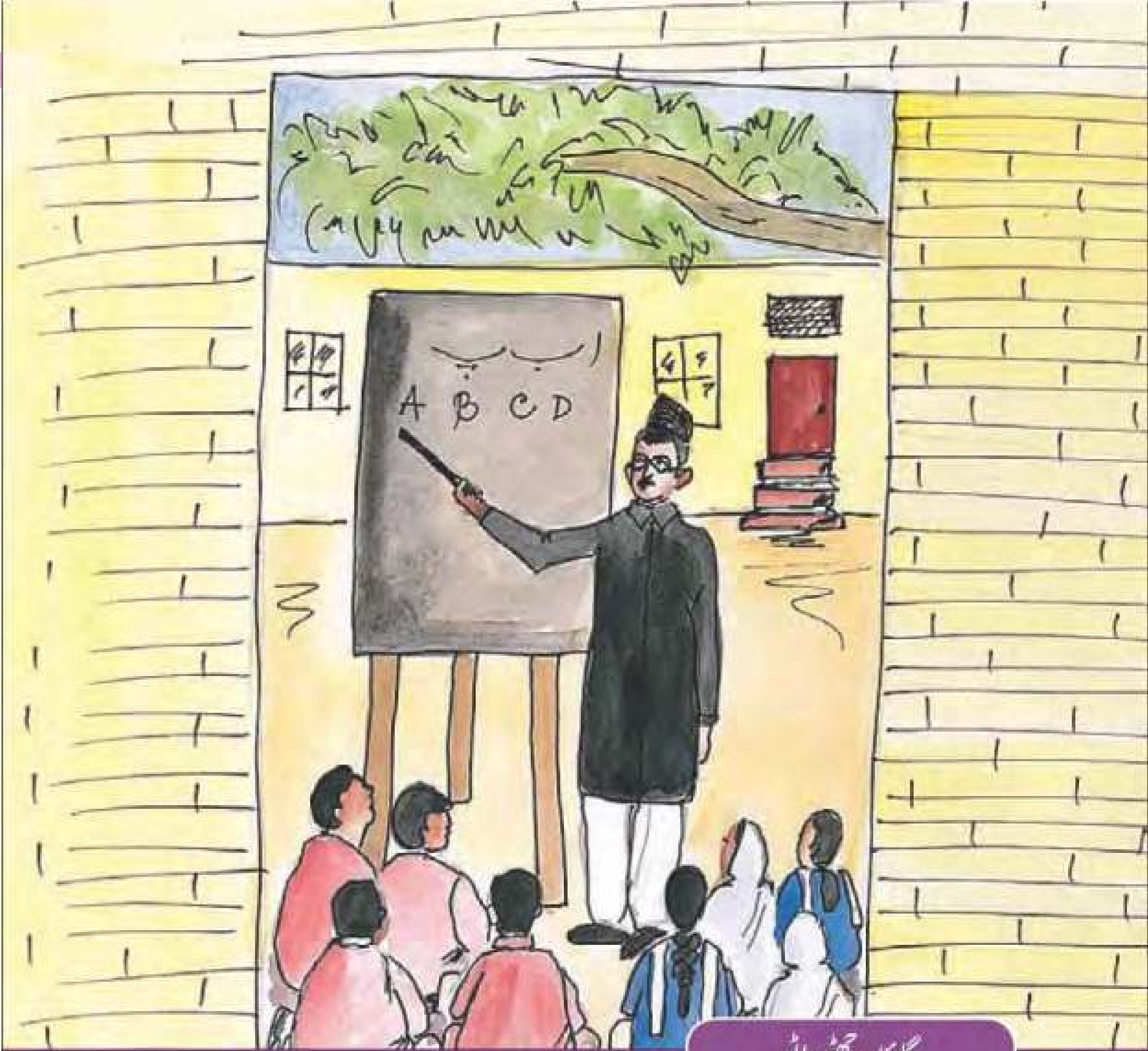

گاؤں چھوڑاٹو

کوششیں رنگ لاتی ہیں

گاؤں چھوڑاٹو شاہبندر تحصیل کے مرکزی شہر چوہڑ جمالی سے نصف کلومیٹر دوری پر ہے۔ گاؤں والے بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔ ان کو اس بات کا احساس تک نہیں کہ ان کے ان مسائل اور پریشانیوں کا ذمہ دار کون ہے اور ان کو کیسے حل کیا جاسکتا ہے۔ گاؤں میں بہت سارے مسائل تھے، گاؤں کا اسکول ٹیچر نہ ہونے کی وجہ سے بند تھا، جس کی وجہ سے طلباء تعلیمی سلسلہ بھی رکا ہوا تھا۔ گاؤں کی بڑی آبادی کے پاس کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ نہیں تھے۔ اس وجہ سے اُن کو اس بات کا خدشہ تھا کہ وہ آنے والے انتخابات میں اپنا ووٹ بھی درج نہ کر پائیں گے۔ گاؤں کے لوگ تنظیم اور کسی مدد کے طلبگار تھے۔

انسانی ترقیاتی منصوبے کے تحت گاؤں چھوڑاٹو کو چنا گیا۔ گاؤں کی آبادی کے حساب سے منصوبے کی تکمیل کے لیے حد بندی کی گئی۔

ایس پی او کی ٹیم نے منصوبے کا آغاز مقامی آبادی کے اہم افراد سے مشاورت سے کیا۔ اجلاس میں ارکان ٹیم کو حتمی شکل دی گئی، محترم اصغر علی سماجی منتظم مقرر ہوئے، منصوبے کے بارے میں آگاہی دی گئی' مزید مشاورت کے لیے تاریخ وقت اور جگہ کو حتمی شکل دی گئی۔

ایس پی او ٹیم نے منصوبے کے بارے میں اہل علاقہ کو آگاہ کیا اور اُن کو مقامی تنظیم کی اہمیت کے بارے میں بتایا گیا کہ مقامی تنظیم کے نہ ہونے سے ترقی کا تصور اور سماجی تبدیلی کے خواب دیکھنا خود کو دھوکہ دینا ہے۔ اگر تبدیلی چاہتے ہیں تو اُس کے اتحاد اور تنظیم لازمی ہے۔ ایس پی او کی ٹیم نے متحد ہونے کی کچھ رواجی اور غیر رواجی طریقے بتائے۔ رواجی طریقے کو کامیاب ترین طریقہ بتایا گیا۔ اور یہ بھی کہ وہ کیسے اپنے گاؤں میں تبدیلی اور ترقی لا سکتے ہیں۔ صدیوں کے مسائل کا حل اسی طرح ممکن ہے۔

مقامی تنظیم کا ایک ماڈل ترتیب دیا گیا اور اُس کے کام کرنے کے طریقے اور مقاصد اجلاس میں طے ہوئے۔ علاقے کے لوگوں نے مقامی تنظیم بنانے پر اتفاق کیا۔

اجلاس میں شامل لوگوں نے باہمی اتفاق رائے سے مقامی تنظیم کا نام ''باغی'' رکھا اور متفقہ رائے سے اُس کے ڈھانچے کو تشکیل دیا۔ ایگزیکیوٹو کمیٹی اور آفس کا طریقہ کار بنایا گیا۔ فیلڈ ٹیم نے آفس کے طور طریقہ اور تنظیم کے مزید کردار اور ذمہ داریوں کے بارے میں آگاہ کیا۔

گاؤں لکھا ڈنو چانڈیو

باہمی عمل سے راہیں نکلتی ہیں

مقامی تنظیم ترتیب دینے کے بعد ایس پی او منصوبے کی ٹیم نے مقامی تنظیم کے ارکان سے مشاورت کی۔

مشاورت کے دوران ایس پی او فیلڈ ٹیم اور ساتھی ارکان نے گاؤں کے مسائل پر باہمی تبادلہ خیال کیا اور آخر میں گاؤں کی ترقی کی حکمت عملی پر اتفاق کیا۔ گاؤں کی ترقی کے منصوبے میں ساتھی ممبران اور علاقے کے لوگوں نے گاؤں کے مسائل کی نشاندہی کی اور ان کو ترجیح کی بنیاد پر حل کرنے کے لیے ممکنہ وقت میں قابل حل مشورے بھی دیئے۔

اجلاس کے دوران یہ انکشاف بھی ہوا کہ گورنمنٹ بوائز پرائمری اسکول بند ہے، گاؤں میں سرکاری عمارت کی تعمیر بھی ہوچکی ہے لیکن اسکول استاد کی عدم موجودگی تھی۔

کمیونٹی مینیجرل سکلز ٹریننگ ورکشاپ میں شریک باغی تنظیم کے لوگوں نے اپنے بنیادی حقوق کے بارے میں آگاہی حاصل کی، ان کو تعلیم اور کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ اور ووٹ کی اہمیت کے بارے میں بھی آگاہ کیا گیا۔ اہل علاقہ نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے مسائل کے حل کے لیے مل کر جدوجہد کریں گے۔

باغی تنظیم کے ارکان نے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر ایجوکیشن شاہ بندر سے ملاقات کی اور ایک اسکول کے لیے ایک درخواست بھی دی اور بتایا کہ ان کے بچوں کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے۔ ایجوکیشن آفیسر نے وعدہ کیا کہ بہت جلد اسکول کو فعال کیا جائے گا۔ تاہم کچھ ہفتے انتظار کرنے کے بعد بھی اسکول نہ کھلا تو تنظیم کے لوگوں نے دوبارہ ایجوکیشن آفیسر کے ساتھ ملاقات کی جس کے بعد سرکاری استاد کو مقرر کیا گیا، اس وقت یہ اسکول فعال ہے، جس میں چالیس بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں، یہ سب کچھ مقامی تنظیم کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

سی او باغی نے گاؤں میں جن لوگوں کے پاس شناختی کارڈ نہیں تھے، سے وجہ پوچھی تو لوگوں نے جواب دیا کہ ان کو پتہ نہیں تھا کہ شناختی کارڈ کہاں سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں سی او باغی نے ایسے افراد کی فہرست بنائی جن کے پاس شناختی کارڈ نہیں تھے اور ان کے شناختی کارڈ حاصل کرنے کے نادرا آفیس ٹھٹہ کے دورے کا پروگرام ترتیب دیا۔ جس کا پورا خرچہ سی اوز کی بچت سے ادا کیا گیا۔ اس کوشش سے 40 خواتین اور 20 مردوں نے شناختی کارڈ حاصل کیے۔ اب ان کے پاس اپنے قومی شناختی کارڈ آگئے اور یہ سب انتخابات میں اپنا ووٹ ڈالیں گے۔

متحد ہونا ترقی کی چابی ہے مگر اس کے ساتھ کوشش کرنا بھی ضروری ہے جس سے سماج میں تبدیلی آئے۔

یہ کہانی گاؤں لکھاڈنو چانڈیو کی ہے۔ دوڑ گاؤں عنایت پور سے 15 کلومیٹر دور چوہڑ جمالی میں واقع ہے۔ گاؤں کے لوگوں کا ذریعہ معاش زراعت اور مویشیوں پر ہے۔ لوگ فصل اُگانے کے روایتی طریقوں کے ماہر ہیں، لیکن جدید زرعی آلات سے ناواقف اور ان میں کوئی اتحاد نہیں ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے مسائل کوئی تیسری طاقت حل کرے گی۔ مردوں اور خواتین میں شرح تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے۔ گاؤں والوں کو اپنے ووٹ کی اہمیت کا پتہ تک نہیں، وہ ووٹ اپنے آباواجداد کی روایت کے مطابق دیتے ہیں۔

انسانی ترقی کے پروجیکٹ کے تحت گاؤں لکھاڈنو چانڈیو کو منصوبے کا مستحق پایا گیا۔ آبادی کے تناسب سے اور منصوبے کے معیار کی مدد کے مطابق عمل کیا گیا۔

ایس پی او ٹیم کے ساتھ محترم اصغر علی سماجی منتظم نے گاؤں کی سطح پر ایک اجلاس کا اہتمام کیا۔ ایس پی او منصوبے کے طریقہ کار کے بارے میں آگاہ کیا جس کے نتیجے میں ایک بڑا اجلاس بلانے کا فیصلہ ہوا۔ گاؤں میں ہونے والا یہ پہلا اور ایک بہت بڑا اجلاس تھا۔ فیلڈ ٹیم نے متحد ہونے کے مختلف رواجی اور غیر رواجی طریقوں سے گاؤں والوں کو آگاہ کیا اور تبدیلیوں کے لیے منظم کیا، جو باہمی تعاون اور اتحاد سے آسکتی تھیں۔ اس کے نتیجے میں اجلاس میں موجود لوگوں نے 'راحت' نامی مقامی تنظیم کے قیام پر اتفاق کیا۔ مقامی تنظیم کی ترتیب کے بعد منصوبہ ٹیم نے مقامی سطح کے ساتھ اجلاس کیا۔ اجلاس میں ایس پی او فیلڈ ٹیم اور سی او CO ارکان نے گاؤں کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ ڈویلپمنٹ ویلیج پلان کے مطابق انہیں حل کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ کمیونٹی تنظیم کے ارکان نے ترجیحی بنیاد پر گاؤں کے اہم مسائل کی نشاندہی کی اور اس کو مقرر وقت میں حل کرنے کے لیے تجویزیں بھی دیں۔ اجلاس کے دوران یہ انکشاف بھی ہوا کہ گاؤں میں سرکاری عمارت کی تعمیر کے باوجود گورنمنٹ بوائز پرائمری اسکول لکھاڈنو چانڈیو بند ہے۔ اور اس کی وجہ استاد کی عدم موجودگی تھی۔

کمیونٹی مینیجرل سکلز ٹریننگ ورکشاپ میں شریک راحت تنظیم کے ارکان نے اپنے بنیادی حقوق کے بارے میں آگاہی حاصل کی، تعلیم اور کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ اور ووٹ کی اہمیت کے بارے میں بھی ان کو آگاہ کیا گیا۔ ارکان نے عہد کیا کہ وہ اپنے مسائل کے حل کے لیے جدوجہد کریں گے۔

راحت تنظیم کے ممبران نے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفسر ایجوکیشن شاہ بندر سے ملاقات کی اور اسکول کو فعال کرنے کے لیے درخواست دی۔ اے ڈی او نے وعدہ کیا کہ بہت جلد اسکول کو فعال کیا جائے گا۔ کچھ ہفتہ انتظار کرنے کے بعد بھی

اسکول فعال نہ ہوسکا، تنظیم کے لوگوں نے ایک بار پھر ایجوکیشن آفیسر سے ملاقات کی اور اُس کے نتیجے میں سرکاری استاد کو مقرر کیا گیا، اس وقت یہ اسکول فعال ہے، جس میں چالیس بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں، یہ سب کچھ کمیونٹی تنظیم کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

سی او راحت نے گاؤں میں ایسے لوگوں کی تفصیلات اکٹھا کیں جن کے پاس شناختی کارڈ نہیں تھے، اُن کے بارے میں معلومات حاصل کی، جب اُن سے پوچھا گیا کہ اُنہوں نے کیوں اپنے شناختی کارڈ نہیں بنوائے تو لوگوں نے جواب دیا کہ اُن کو پتہ نہیں تھا کہ کہاں سے بھی حاصل کیے جاتے ہیں اس سلسلے میں سی او راحت نے شناختی کارڈ حاصل کرنے کے نادرا آفیس ٹھٹہ کے دورے کا پروگرام ترتیب دیا۔ پورا خرچہ سی اوز ادا کیا گیا۔ سی او کی اس کوشش سے 20 خواتین اور 80 مردوں نے شناختی کارڈ حاصل کیے۔ ان کے پاس اپنے قومی شناختی کارڈ بھی آگئے، اب یہ سب انتخابات میں اپنا ووٹ ڈال سکیں گے۔ متحد ہونا ترقی کی چابی ہے مگر اس کے ساتھ کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔

سی او راحت نے گاؤں میں صفائی کی مہم چلائی، جس میں تمام گاؤں والوں نے بھرپور حصہ لیا، انہوں نے اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کی مشترکہ مشق پہلے کبھی نہیں کی تھی۔ اپنی اس مقامی تنظیم کو رجسٹر کرانے کے لیے اب وہ سوشل ویلفیئر ڈپارٹمنٹ سے رجوع کر رہے ہیں۔

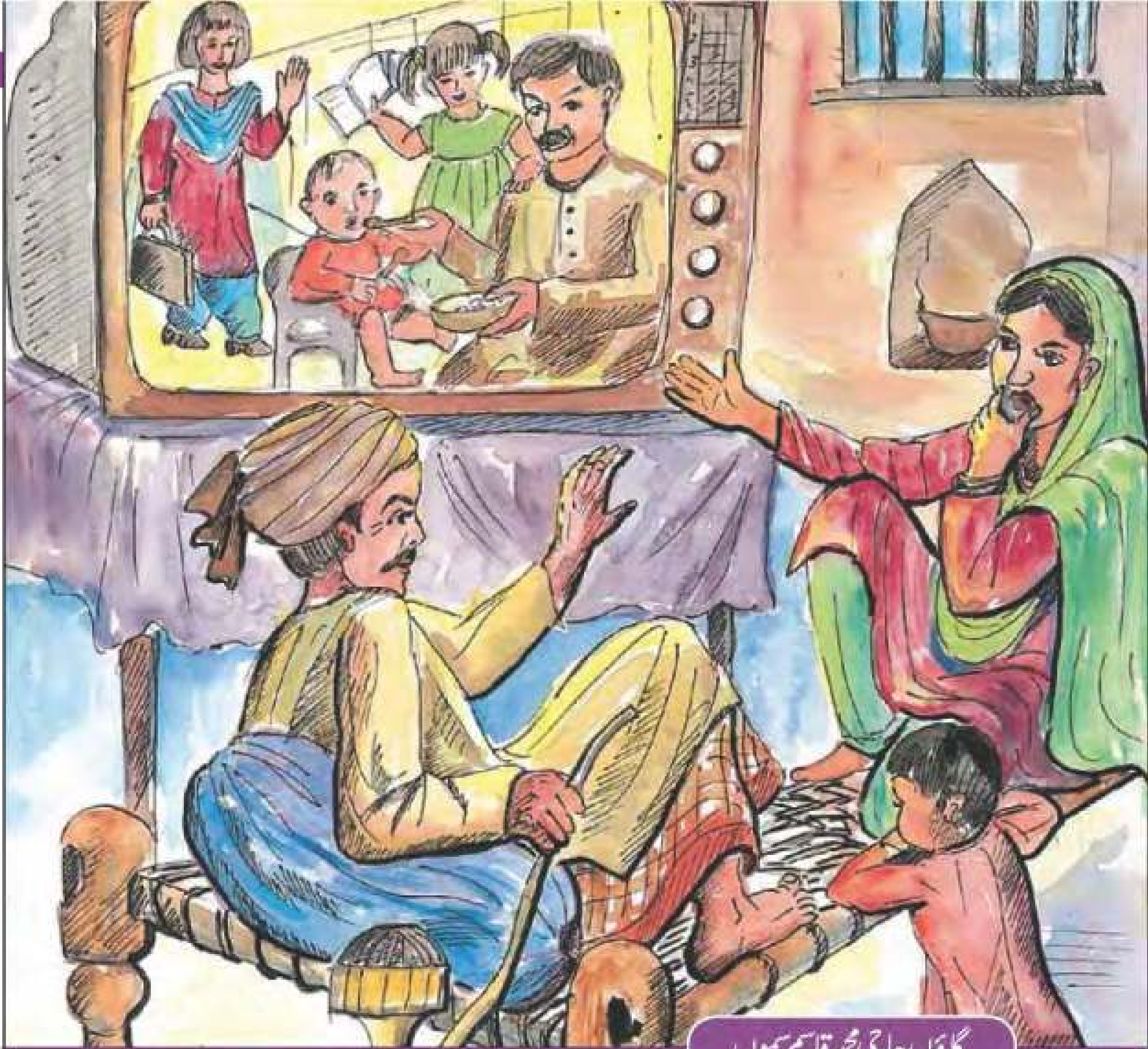

گاؤں حاجی محمد قاسم سموں

غربت میں کمی: مہارت کے ذریعے

گاؤں حاجی محمد قاسم سموں جو یونین کونسل تحصیل شاہبندر اور ضلع ٹھٹھ سے 70 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ گاؤں کی کل آبادی 175 نفوس اور 35 سے 40 گھروں پر مشتمل ہے۔ گاؤں والوں کا ذریعہ معاش زراعت اور مویشیوں پر ہے۔ گاؤں میں پرائمری اسکول، بوائز ہائی اسکول اور بجلی کی سہولت بھی موجود ہے، تاہم ان میں اتحاد کا فقدان ہے۔

انسانی و اداراتی ترقیاتی منصوبے میں گاؤں حاجی محمد قاسم کو چنا گیا اور مقامی تنظیم بنانے کے طریقے سے آغاز کیا گیا، منصوبے کی ٹیم نے گاؤں کے لوگوں کو ایک نشست میں اتحاد و تنظیم کی اہمیت، اور ترقی میں عوام کے کردار سے آگاہ کیا۔ گاؤں حاجی محمد قاسم سموں کے لوگوں نے محسوس کیا کہ مقامی تنظیم کے ذریعے وہ اپنے گاؤں میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔ 20 فروری 2009ء کو حاجی محمد قاسم سموں لوگوں نے المدینہ ویلفیئر ایسوی ایشن کے نام سے اپنی تنظیم بنائی۔ گاؤں پانی، صفائی، ستھرائی، لنک روڈ اور بہت ساری سہولت سے محروم تھا۔

نومبر 2011ء میں ایس پی او نے ایک دوسرا طویل المدت منصوبہ، ضروریاتِ زندگی کی فراہمی اور تحفظ کے نام سے شاہبندر تحصیل کی دو یونین کونسلوں میں شروع کیا، ایک یونین کونسل کا نام لڈایو اور دوسری کا جنگو جلبانی تھا۔ ایل ای پی منصوبے کا بنیادی مقصد مقامی آبادی کے اراکین کی صلاحیت، مواقع، اثاثہ جات اور پیداوار کو بہتر کرنے کیے لیے اقدام کرنا اور اپنے کاروبار کو بہتر بنانا تھا۔ آغاز گھروں کی سروے سے کیا گیا، اور حاجی خان سموں کو منصوبے کا مستحق سمجھا گیا، فیلڈ ٹیم کی جانب سے توثیق کے بعد ذریعے بعد معاش کے سرمایہ کاری منصوبے کے تحت خاندان کے درمیان باہمی رضامندی سے بڑے بیٹے عبدالمجید سموں کو موبائل ریپئرنگ کی تربیت کے لیے منتخب کیا گیا۔ کیونکہ اس خاندان کے کل ارکان 9 ہیں، جب کہ کمانے والا صرف ایک۔

24 مارچ 2013ء کو عبدالمجید سموں، انسٹیٹیوٹ آف رورل مینجمنٹ اور ایس پی او کے درمیان ایک ماہ کی تیکنیکی تربیتی معاہدہ ہوا۔

تربیت کے آخری دن آئی آر ایم نے سرٹیفکیٹ دینے کی تقریب میں ایس پی او مینجمنٹ کو دعوت دی۔ آئی آر ایم کے معیار کے مطابق 3 پوزیشنوں کا اعلان کیا گیا، جس میں عبدالمجید نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ تربیت کے فوری بعد اس نے اپنی موبائل ریپئرنگ کی دکان کھولی اور بہت خوش ہے۔ اس نے بتایا کہ اُس کی روزانہ کی آمدنی 1500 سے 2000 روپے تک ہیا ور وہ اپنے خاندان والوں کے ساتھ بہت خوش اور ایس پی او کے لیے دعا گو ہے۔

یہ کہانی گاؤں عبدالرحیم چانڈیو کی ہے جو یونین کونسل لاڈیوں تحصیل شاہبندر کے مرکزی شہر چوہڑ جمالی سے 15 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔گاؤں والوں کا ذریعہ معاش زراعت اور مویشیوں پر ہے۔

ایس پی او ٹیم نے جب گاؤں کا دورہ کیا تو وہاں بہت سارے مسائل تھے۔گاؤں والے بنیادی سہولیات سے محروم تھے اور تمام مسائل کی جڑ ناخواندگی تھی۔شرح ناخواندگی کی وجہ سے خاندانوں کی اقتصادی حالت بہت خراب تھی۔

پاکستان میں غربت کے خاتمے کے فنڈ کی مدد سے انسانی ترقیاتی منصوبے کے لیے گاؤں عبدالرحیم چانڈیو کو منتخب کیا گیا ایس پی او ٹیم نے گاؤں والوں کے ساتھ ایک مشاورت کی اور ان کو مقامی تنظیم بنانے کے لیے قائل کیا۔مسلسل تبادلہ خیال سے وہ گاؤں میں لڑکوں اور لڑکیوں کو ایک ساتھ تعلیم دینے پر آمادہ ہوئے۔گاؤں کی خواتین کے پاس ان کے قومی شناختی کارڈ بھی نہیں تھے ان کے خیال میں انہیں اُس کی ضرورت بھی نہیں تھی، ایس پی او ٹیم نے انہیں قومی شناختی کارڈ اور اس کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کیا گیا اور بتایا گیا کہ ان کی سماجی زندگی کے لیے اس کی کتنی اہمیت ہے۔ناخواندگی کی وجہ سے لڑکیوں کی تعلیم کو ایک لعنت کے طور پر سمجھا جاتا تھا پر جب مردوں اور خواتین کے ساتھ مشترکہ اجلاس کیا اور بعد میں مقامی تنظیم نے اس پر کام کیا

ایس پی او ٹیم نے تنظیم کو سمجھایا کہ یہ نہ سوچیں کہ وہ غریب ہیں،، وہ کم وسائل سے بھی اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

مسلسل آگاہی سے نتیجہ یہ نکلا کہ پہلی بار گاؤں عبدالرحیم چانڈیو کی بیس لڑکیاں اسکول جانے لگی ہیں۔اور گاؤں کی دس خواتین نے قومی شناختی کارڈ حاصل کیے۔

اس کے ساتھ گاؤں کی خواتین نے دستکاری کے ذریعے آمدنی بڑھالی ہے اور خاندان کی معاشی حالت بہتر کرنے کے لیے انہوں نے چھوٹے مرغی خانے بنالیے ہیں۔اس گاؤں میں اسکول جانے والی یہ بارہ طالبات اب اپنی ماؤں بہنوں اور دوستوں کو بتاتی ہیں، جو انہوں نے اسکول میں سیکھا ہے۔ابھی تو ابتدا ہے، ایس پی او(SPO) ٹیم کو ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔

گاؤں عبدالرحیم چانڈیو

یہ کہانی گاؤں حاجی محمد صالح خاصخیلی کی ہے، جو یونین کونسل دولت پور میں واقع ہے۔ یہ گاؤں زندگی کی بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔ ناخواندگی کی وجہ سے وہ اپنے حقوق کے بارے میں بھی آگاہ نہ تھے۔ اس گاؤں کے اہم مسائل تعلیم، واٹر سپلائی اور سڑک کا نہ ہونا تھے۔ اسکول تو ہیں مگر استاد نہیں، گاؤں میں مکمل وڈیرہ شاہی تھی۔

انسانی ترقیاتی منصوبے کے تحت گاؤں حاجی صالح خاصخیلی مستحق گاؤں کے لیے مقررہ پیمانے پر پایا گیا۔ آبادی کے تناسب سے اور منصوبے کے معیار کی حدود کے مطابق عمل کیا گیا۔ ایس پی او ٹیم نے مس جمیلا بلوچ سماجی منتظم کے ساتھ گاؤں کی سطح پر ایک اجلاس کیا۔ ایس پی او ٹیم نے منصوبے اور اس عمل درآمد کے طریقہ کار کے بارے میں گاؤں والوں کو آگاہ کیا۔

جن لوگوں نے اپنی زندگی میں اس قسم کی اجلاس نہیں دیکھا تھا، انہوں نے اس کو تبدیلی کی نوید کے طور پر لیا اور خیر مقدم کیا۔ فیلڈ ٹیم نے گاؤں والوں کو متحد ہونے کے مختلف رواجی اور غیر رواجی طریقوں سے آگاہ کیا اور آنے والے دنوں میں تبدیلیوں کے بارے میں بھی بتایا جو کہ باہمی تعاون اور متحد ہونے سے معروضی طور پر آسکتی تھیں۔ ان کو حقوق کے بارے میں آگاہ کیا گیا اور بتایا گیا کہ حقوق اور مقاصد حاصل کرنے کے لیے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونا پڑے گا۔ ایس پی او ٹیم نے بتایا کہ اپنی قوت کو بڑھانے کے لیے اپنی بچت سے کچھ خرچ کریں اور آنے والی نسل کا مستقبل محفوظ کرلیں، اور اس کو زیادہ موثر کرنے کے لیے کمیونٹی تنظیم بنائیں۔ ان کو آمدنی بہتر بنانے کے مختلف طریقوں سے بھی آگاہ کیا گیا اور کس طرح وہ اپنی مقامی آبادی کی بہتری کر سکتے ہیں۔ اس پوری آگاہی کے نتیجے میں گاؤں والوں نے ایک مقامی تنظیم بنائی، جس کا نام رضیہ خاصخیلی کمیونٹی آرگنائیزیشن رکھا گیا۔

مقامی تنظیم رضیہ خاصخیلی نے اپنی بچت سے وہاں ایک مدرسہ کھولا ہے۔ وہاں دین محمد نامی آدمی بنیادی مذہبی تعلیم پڑھاتا ہے۔ اس کو کچھ ماہوار کچھ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے

گاؤں صالح محمد خاصخیلی میں بہت ساری خواتین دستکاری میں مہارت رکھتی ہیں، تو ٹیم نے ان کو کہا کہ وہ اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی چیزوں کو مارکیٹ میں فروخت کر کے اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ اب وہ اس کے ذریعے آمدنی کمانے لگی ہیں۔

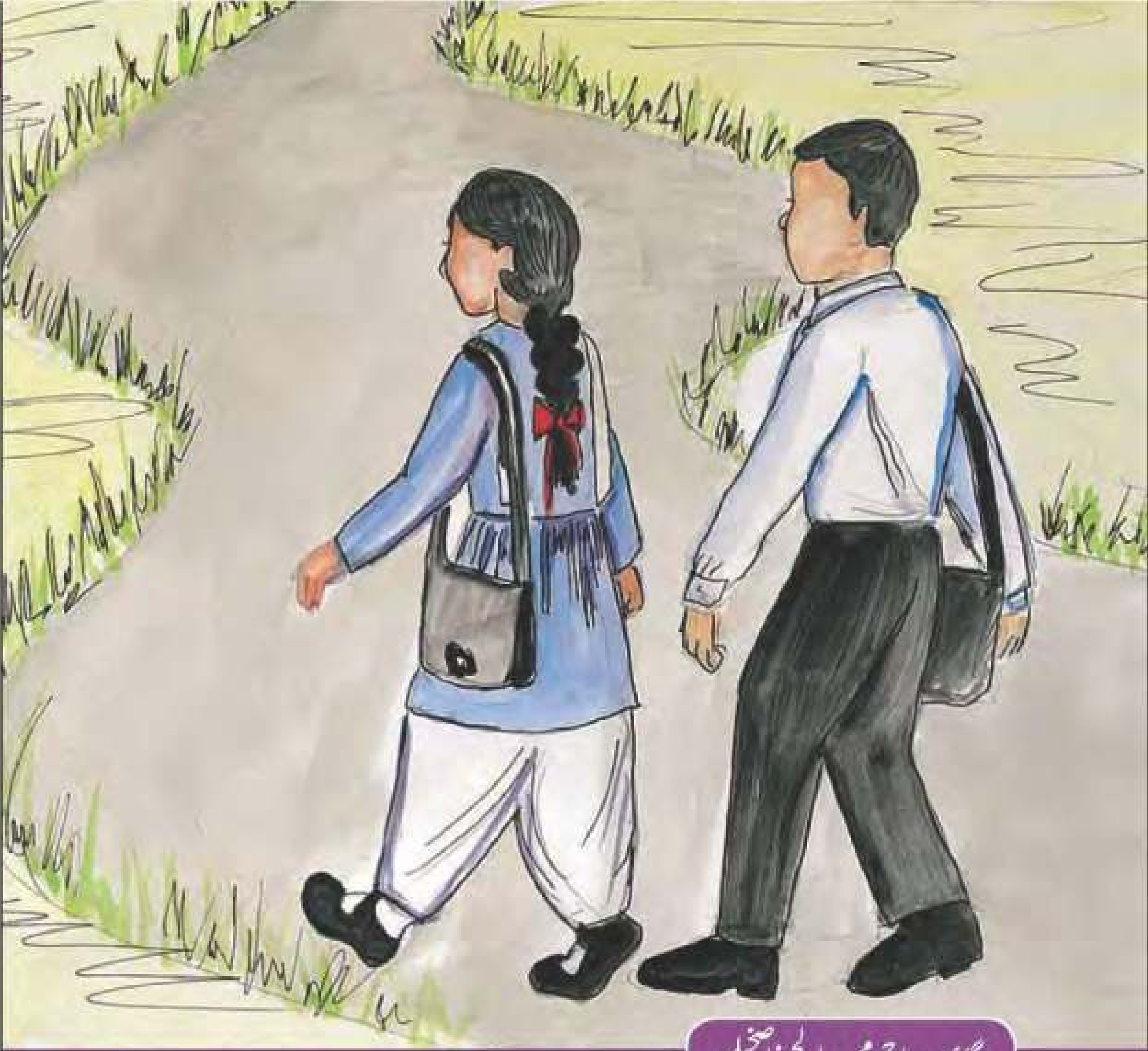

گاؤں حاجی محمد صالح خاصخیلی

تعلیم کے بغیر معاشرے میں ترقی ممکن نہیں

مقامی تنظیم ایک اسکول بھی چلاتی ہے، جس کو پورا خرچ اور استاد کو ماہوار تنخواہ بھی دیتی ہے۔ اسکول میں 32 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں، جس میں 18 لڑکیاں اور 14 لڑکے ہیں۔

مقامی تنظیم رضیہ خاصخیلی نے گاؤں میں جتنے لوگوں کے پاس قومی شناختی کارڈ نہیں تھے، ان کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اور نادرا آفس ٹھٹہ سے رابطہ کیا اور گذارش کی کہ گاؤں والوں کے پاس شناختی کارڈ نہیں ہیں۔ نادرا آفس والوں نے گاؤں کا دورہ کیا اور اس کے نتیجے میں 22 خواتین کو قومی شناختی کارڈ ملے۔

گاؤں محمد جت

مشترکہ قوت کا ادراک

گاؤں محمد جت، 4 کلومیٹر دور ہے چھچھ جیھاں خان شہر، یونین کونسل جنگو جلبانی تحصیل شاہبندر ضلع ٹھٹہ سے، اس کی عمر 51 سال ہے، وہ بنیادی طور پر تحصیل کھارو چھان ضلع ٹھٹہ سے تعلق رکھتا ہے، پر سمندر کے آگے بڑھ آنے کی وجہ پورے خاندان نے کھارو چھان سے گاؤں محمد جت تحصیل شاہبندر ہجرت کی، ان کو اس گاؤں میں رہتے ہوئے 10 سال ہو گئے ہیں۔ ان کے پاس صرف ایک گدھا گاڑی ہے، جس کی روزانہ دہاڑی 150 روپے ہے۔ اس کے خاندان کے 10 افراد ہیں اور کمانے والا صرف یہ اکیلا ہے۔ اس وجہ سے یہ اپنے خاندان کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے اور بہت سارے مسائل کا شکار ہے۔ گاؤں کی کل آبادی 550 افراد پر مشتمل ہے، جس میں 145 سے لیکر 160 تک گھر ہیں۔ گاؤں والوں کا ذریعہ معاش زراعت اور مویشیوں پر ہے۔ گاؤں میں نہ اسکول ہے اور نہ ہی بجلی کی سہولت، ایس پی او کے منصوبے سے قبل پہلے گاؤں کے لوگ منتشر تھے اور اُن کے پاس نظم کے طور پر اتحاد کا کوئی تصور بھی نہیں تھا۔

اس گاؤں کو انسانی ترقی کے منصوبے کے لیے چُن لیا گیا اور مقامی تنظیم کی ترتیب کے لیے اقدام کئے گئے۔ ٹیم نے ایک عام اجلاس میں گاؤں والوں کو تنظیم اور اس کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کیا اور ترقی میں مقامی لوگوں کی شمولیت کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔ مسلسل آگاہی کے نتیجے میں گاؤں محمد جت کے مردوں نے محسوس کیا کہ وہ اپنے مقامی تنظیم کے ذریعے اپنے گاؤں میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔ نومبر 2009ء میں گاؤں محمد جت کے لوگوں نے جیو جت ویلفیئر آرگنائیزیشن کے نام سے ایک مقامی تنظیم کی بنیاد رکھی۔

ایس پی او نے ضروریاتِ زندگی و تحفظ کے نام سے تحصیل شاہبندر کے دو یونین کونسلوں میں شروع کیا۔ ایک یونین کونسل کا نام لڈایوں اور دوسری کا جنگو جلبانی تھا۔ منصوبہ ٹیم کی جانب سے توثیق کے بعد ذریعہ معاش کے سرمایہ کاری منصوبے کے تحت خاندان کے درمیان باہمی رضامندی سے محمد ولد رمضان جت کو مقامی تنظیم کا رکن بنایا۔ جو روزگار کے لیے گدھا گاڑی لینے میں دلچسپی رکھتا تھا۔ گدھا گاڑی دینے سے پہلے ایس پی او نے محمد کے لیے 5 دنوں کی تربیت کا اہتمام کیا اور روزانہ 250 کے حساب سے پیسے بھی دئے۔ تربیت کے بعد ایس پی او نے محمد کو ایک گدھا گاڑی اور دوسرے آلات دیے۔ محمد ولد رمضان جت نے کچھ دنوں کے اندر اپنا کاروبار شروع کیا۔ آج اس کی روز کی آمدنی 400 سے 500 تک ہے۔ اور وہ اپنے خاندان سمیت بہت خوش ہے۔